گزٹ میں شائع شدہ (نوٹیفائیڈ)

وقف ترمیمی ایکٹ ۲۰۲۵ء

عام فہم اردو ترجمہ وتشریح: ریسرچ ٹیم امارت شرعیہ

مترجم: مفتی قیام الدین قاسمی

معاونین

مولانا نورالدین ندوی * ڈاکٹر حافظ حفظ الرحمٰن * مولانا صباحیدر ندوی * مولانا اکرام الدین قاسمی

فضل رحمٰن رحمانی * مولانا عبدالاحد رحمانی ازہری * مولانا وجہ القمر ندوی

مراجعہ واضافہ

مفتی محمد سعیدالرحمن قاسمی * قاضی محمد انظار عالم قاسمی * مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی * مولانا شمیم اکرم رحمانی

مولانا رضوان احمد ندوی * قاضی سہیل اختر قاسمی * مولانا احمد حسین قاسمی

عبدالوہاب انصاری اے ڈی ایم (ریٹائرڈ) * ایڈووکیٹ ہارون رشید

شائع کردہ

شعبۂ نشر واشاعت امارت شرعیہ

بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ پھلواری شریف، پٹنہ۔ ۸۰۱۵۰۵

रजिस्ट्री सं॰ डी॰ एल॰—(एन)04/0007/2003—25 REGISTERED NO. DL—(N)04/0007/2003—25

भारत का राजपत्र
The Gazette of India

सी.जी.-डी.एल.-अ.-05042025-262316
CG-DL-E-05042025-262316

असाधारण
EXTRAORDINARY
भाग II — खण्ड 1
PART II — Section 1
प्राधिकार से प्रकाशित
PUBLISHED BY AUTHORITY

सं॰ 14] नई दिल्ली, शनिवार, अप्रैल 5, 2025/चैत्र 15, 1947 (शक)
No. 14] NEW DELHI, SATURDAY, APRIL 5, 2025/CHAITRA 15, 1947 (Saka)

इस भाग में भिन्न पृष्ठ संख्या दी जाती है जिससे कि यह अलग संकलन के रूप में रखा जा सके।
Separate paging is given to this Part in order that it may be filed as a separate compilation.

گزٹ میں شائع شدہ (نوٹیفائیڈ)

وقف (ترمیمی) ایکٹ، 2025

عام فہم اردو ترجمہ و تشریح : ریسرچ ٹیم امارت شرعیہ

مترجم:

- ❖ **مفتی قیام الدین قاسمی**

معاونین:

- ❖ مولانا نور الدین ندوی
- ❖ ڈاکٹر حافظ حفظ الرحمن
- ❖ مولانا صبا حیدر ندوی
- ❖ مولانا اکرام الدین قاسمی
- ❖ فضل رحمن رحمانی
- ❖ مولانا عبد الاحد رحمانی ازہری
- ❖ مولانا وجہ القمر ندوی

مراجعہ واضافہ:

- ❖ مفتی محمد سعید الرحمن قاسمی
- ❖ قاضی محمد انظار عالم قاسمی
- ❖ مفتی محمد ثناء الہدی قاسمی
- ❖ مولانا محمد شمیم اکرم رحمانی
- ❖ مولانا رضوان احمد ندوی
- ❖ قاضی سہیل اختر قاسمی
- ❖ مولانا احمد حسین قاسمی
- ❖ عبدالوہاب انصاری اے ڈی ایم (ریٹائرڈ)
- ❖ ایڈووکیٹ ہارون رشید

شائع کردہ: شعبہ نشر و اشاعت **امارت شرعیہ** بہار، اڈیشہ و جھارکھنڈ (پھلواری شریف پٹنہ)

فہرست

فہرست 3

مقدمہ 4

وقف ایکٹ 2025 کے چند بنیادی خطرناک نکات ایک نظر میں 7

ترجمہ مع انگریزی متن و تشریح 14

مقدمہ

اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے امارتِ شرعیہ نے وقف ایکٹ 2025 کا اردو ترجمہ مکمل کر لیاہے۔ یہ محض قانونی زبان کا ترجمہ نہیں، بلکہ ایک فکری انتباہ اور ایک بیدار ضمیر کی پکار ہے — جو قوم کو ایک منظم، خاموش، لیکن مہلک سازش سے خبردار کر رہاہے: وہ سازش جو وقف کی صورت میں ہمارے خیر کے اداروں، ہماری تہذیب کی جڑوں، اور ہماری اجتماعی شناخت کو مٹانے کے لیے کی گئی ہے۔

وقف، صدیوں سے امتِ مسلمہ کی خیر و نفع، عبادت و تعلیم، علاج ومعالجہ، فلاح و بہبود، اور تہذیبی ترقی کا خاموش ضامن رہاہے۔ آج اسی وقف کو نئے قانون کے ذریعہ اس طرح محدود، مشروط اور غیر مؤثر بنایا جا رہاہے کہ وہ عملاً اپنے مقاصد کھو بیٹھے گا۔ یہ ایکٹ وقف کو ایک تاریخی عطیہ خیر سے بدل کر ایک بے بس و بے اختیار، شکوک کے دائرے میں جکڑا ہوا نیم قانونی ادارہ بنانے کی دانستہ کوشش ہے — جو نہ آزاد ہوگا، نہ مؤثر، نہ محفوظ۔

یہ ترجمہ صرف الفاظ کا نہیں بلکہ بصیرت کا آئینہ دارہے۔ ہر دفعہ کے ساتھ ایک مختصر تجزیہ شامل کیا گیاہے جو اس قانون کی مبہم زبان، اس کے مضمرات اور اس کے ممکنہ مہلک نتائج کی وضاحت کرتاہے۔ اس کا مقصد عام قارئین کو اس ایکٹ کے اثرات سے آگاہ کرنا ہے —تاکہ وہ سمجھ سکیں کہ یہ محض چند قانونی اصطلاحات کا معاملہ نہیں بلکہ ان کی زمین، مسجد، مدرسہ، خانقاہ، اور ان کے بچوں کی تہذیبی اساس کا معاملہ ہے۔

ہمیں یاد رکھنا چاہیے: جب کسی قوم کی تاریخ اور خیر کے ادارے مٹائے جاتے ہیں، تو وہ قوم نہ صرف اپنے ماضی سے کٹ جاتی ہے، بلکہ اس کا حال بھی بے سمت ہو جاتاہے۔ این سی ای آر ٹی کی درسی کتابوں سے ہماری تاریخ کا منظم اخراج، یوپی ایس سی جیسے قومی اداروں میں مسلم حکمرانوں کے محدود تذکرے، اور غیر مسلم راجاؤں کو تہذیب کا نمائندہ بناکر پیش کرنا — یہ سب انہیں اجتماعی منصوبے کا حصہ ہیں۔ وقف، ہماری باقی ماندہ اجتماعی شناخت کا آخری ستون ہے، جسے گراکر ہمیں "غیر متعلق" اور "غیر فعال" بنا دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

یہ وہی وقف ہے جس کے کنویں سے ایک پیاسا دلت پانی پیتا تھا — اس مسلمان کے صدقۂ جاریہ کی بدولت جس نے اسے اللہ کے نام پر وقف کیا تھا۔

یہی نہیں، وہ وقف بھی تھا جو بنارس کے ہندو طلبہ کے لیے تعلیمی وظائف فراہم کرتا تھا؛ جو ہندو یتیم بچوں کے لیے اسکول چلاتا تھا؛ جو ہر مسافر، بھوکے، لاچار اور بیمار کے لیے اپنا دَر کھلا رکھتا تھا۔

یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے: ہزاروں اسکول اور کالج جو وقف کی زمین پر قائم ہیں، ان میں زیرِ تعلیم طلبہ میں ۸۰ فیصد سے زیادہ غیر مسلم ہوتے ہیں۔ وقف اسپتال، ڈسپنسریاں اور طبی کیمپ اپنے محدود وسائل کے باوجود، زیادہ تر غیر مسلم آبادی کو علاج فراہم کرتے ہیں — کیونکہ انہیں کی تعداد اس علاقہ میں زیادہ ہے۔ وقف صرف خدمت کرتا ہے۔

آج ایسی مثالوں کو تاریخ سے حذف کیا جا رہا ہے، اور ایسے اداروں کو مشکوک بنا کر ان کی جڑ کاٹنے کی کوشش ہو رہی ہے —تاکہ آنے والی نسلیں اپنی بنیاد اور اپنی تہذیب کی اصل روح سے بے بہرہ ہو جائیں۔

اے ایمان والو! جب آپ کی تاریخِ خیر مٹا دی جائے، تو آپ کی بنیاد، آپ کی سمت، آپ کی اخلاقی بصیرت، اور نتیجتاً آپ کی اجتماعی حیثیت مٹ جاتی ہے۔ یہی وہ لمحہ ہے جب احتجاج ایک فریضہ بن جاتا ہے۔

الحمدللہ! ہمارے فاضل رفیق، مفتی قیام الدین قاسمی صاحب، امارت شرعیہ کی ریسرچ ٹیم اور علماء کی ایک ٹیم نے اس ایکٹ کا ترجمہ نہایت عرق ریزی، دیانت اور فہم و بصیرت کے ساتھ کیا۔ ہر دفعہ کے ساتھ ان لوگوں نے جامع عنوانات اور سادہ تجزیے شامل کیے تاکہ ہر فرد، خواہ وہ عالم ہو یا عام آدمی، اس قانون کی روح کو سمجھ سکے۔

متعدد اشخاص نے اس پر نظر ثانی کی، ضروری اصلاحات کیں اور دیگر اہلِ علم سے مشاورت کے بعد یہ ترجمہ طباعت کے لیے پیش کیا جا رہا ہے۔

میری گزارش ہے کہ آپ اس ترجمے کو پڑھیں، سمجھیں، اور پھیلائیں۔ یہ محض ایک کتاب نہیں، ایک دعوتِ فہم و مزاحمت ہے۔ ہمیں پوری جمہوری قوت کے ساتھ اس قانون کی مخالفت کرنی ہے — تحریر سے، تقریر سے، عوامی

شعور بیدار کر کے، اور عدلیہ کی دہلیز پر۔ ان شاء اللہ، عدلیہ بھی اس قانون کی تنفیذ پر روک لگائے گی، بشرطیکہ ہم بیدار رہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی تہذیبی میراث کی حفاظت اور اپنے فلاحی اداروں کی بقا کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

احمد ولی فیصل رحمانی

مورخہ 29/ شوال 1446 بمطابق 28/ اپریل 2025

امیرِ شریعت، بہار، اوڈیشہ، جھارکھنڈ و مغربی بنگال

امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ و جھارکھنڈ
پھلواری شریف، پٹنہ، بہار
Estd. 1921 قائم شدہ: ۱۹۲۱ء
IMARAT SHARIAH
BIHAR ODISHA & JHARKHAND
Phulwari Sharif, Patna 801505, Bihar (India)

وقف ایکٹ 2025 کے چند بنیادی خطرناک نکات ایک نظر میں

1. (Section 2): اگر کوئی ادارہ یا ٹرسٹ وقف جیسے مقصد کے لیے بنایا گیا ہو اور کسی فلاحی قانون کے تحت چل رہا ہو، تو اب وہ وقف نہیں مانا جائے گا، چاہے عدالت نے اسے وقف قرار دیا ہو۔
2. (Section 3i): متولی کی زبانی تقرری اور زبانی وقف کا شرعی رواج کالعدم قرار دے دیا گیا، حالانکہ آئین کی دفعہ 13(3)(a) رسم و رواج کو قانونی تحفظ دیتی ہے۔
3. (Section 3R)): "پانچ سال سے اسلام پر عمل پیرا" رہنے کی غیر شرعی اور مبہم شرط لگا کر مسلمانوں کو وقف سے روکنے کی راہ ہموار کی گئی، جو آئین کی دفعہ 14 کی خلاف ورزی ہے۔
4. (Section 3R4): بیوہ، یتیم اور فلاح کے مقدس نام کو بنیاد بنا کر وقف کی آمدنی پر مرکزی حکومت کی پالیسیاں مسلط کی جا رہی ہیں، جبکہ متولی کے شرعی اختیارات سلب کر لیے گئے ہیں۔
5. (Section 3 Proviso): اگر وقف کا چھوٹے سے چھوٹا حصہ بھی تنازع قرار پائے تو اسے وقف تسلیم نہیں کیا جائے گا، اور حکومت کے دعوے کے تحت آنے والی زمین کو بھی وقف نہیں مانا جائے گا (اور اس کا فیصلہ ٹریبونل کے بجائے حکومت کے افسران کریں گے)۔ ان دونوں شرطوں کے ساتھ، وقف بائے یوزر ایسا ہوگا گویا کہ اس کا کوئی وجود ہی نہ ہو۔
6. (Section 3A): "قانونی مالک" اور "وقف کی اہلیت" کی کوئی واضح تعریف نہیں دی گئی، جس سے سرکاری مداخلت کا راستہ کھلا چھوڑ دیا گیا ہے۔
7. (Section 3A(2)): وقف علی الاولاد کے باوجود وراثتی حقوق جاری رکھ کر وقف علی الاولاد کی بنیادی شرعی حیثیت کو مجروح کر دیا گیا ہے۔
8. (Section 3B(1)): تمام رجسٹرڈ اوقاف کو نئی شرط کے مطابق چھ مہینے کے اندر دوبارہ پورٹل پر جمع کرانے کا پابند بنا کر ان اوقاف کو مٹانے کا راستہ کھول دیا گیا ہے۔
9. (Section 3B(2)): مرکزی حکومت کو کسی بھی دستاویز کی طلبی اور من مانی شرائط لگانے کا کھلا اختیار دے کر اوقاف کو مستقل غیر محفوظ کر دیا گیا ہے۔
10. (Section 3C(2)): زمین کے سرکاری یا غیر سرکاری ہونے کا فیصلہ خود سرکاری افسر کرے گا — گویا کوئی اپنے ہی مقدمے کا جج بن بیٹھے گا۔

Estd. 1921 IMARAT SHARIAH BIHAR, ODISHA & JHARKHAND Phulwari Sharif, Patna 801505, Bihar (India)

11. (Section 3C 2 Proviso)): محض تنازع کے دعویٰ سے وقف کی حیثیت ختم ہو جائے گی، جو مذہبی آزادی اور جائیداد کے تحفظ کے آئینی اصولوں کی سنگین پامالی ہے۔

12. (Section 3D)وقف کی زمین پر موجود سو سال سے زائد پرانی عمارتوں کو، خواہ وہ مسجد، مزار یا کوئی اور تعمیر ہو، آثارِ قدیمہ قرار دے کر وقف کی فہرست سے خارج اور اس کی شرعی و قانونی حیثیت ختم کرنے کا راستہ کھول دیا گیا ہے۔

13. (Section 3C(1) and 3E)): قبائلی علاقوں کی وقف زمینیں اب وقف نہیں مانی جائیں گی، چاہے وقف چودہ سو سال پہلے ہی کیوں نہ کیا گیا ہو اور تمام دستاویزی ثبوت بھی موجود ہوں؛ یوں قبائلی مسلمانوں کے لیے وقف کا دروازہ عملاً بند کر دیا گیا ہے۔

14. (Section 4(1))): وقف جائیدادوں کے سروے کی ذمہ داری سروے کمشنر سے لے کر کلکٹر کے سپرد کر دی گئی ہے، جس کے نتیجے میں وقف کی مخصوص ترجیحات کو نظر انداز کر کے سرکاری مفادات کو فوقیت دی جائے گی، اور وقف تنازعات میں سرکاری تعصب کو قانونی جواز حاصل ہو جائے گا۔

15. (Section 5(2A)) ریاستی حکومتوں پر تین مہینے میں تمام اوقاف کا ڈیجیٹل اندراج لازم کر کے ان کی حیثیت کو خطرے میں ڈال دیا گیا ہے؛ اور اگر مقررہ مدت میں اندراج نہ ہو سکا تو ایسے اوقاف کو غیر رجسٹرڈ سمجھ کر ان کی شرعی و قانونی حیثیت خطرے میں پڑ سکتی ہے، جس سے قبضے یا قانونی تنازعات کا راستہ کھل جائے گا۔

16. (Section 6(1Proviso))): وقف کی فہرست شائع ہونے کے بعد بھی، ٹریبونل کو کسی بھی وقت وقف کی حیثیت کے خلاف درخواست قبول کرنے کا اختیار دے کر، وقف املاک کو مستقل طور پر قانونی غیر یقینی کی حالت میں رکھا گیا ہے، جس سے ان کی شرعی اور قانونی حیثیت ہمیشہ خطرے میں رہے گی۔

17. (Section 83(9)) پہلے وقف ٹریبونل کے فیصلے کے خلاف صرف محدود نظرثانی کی اجازت تھی، اب مکمل اپیل کی راہ کھول دی گئی ہے، جس سے مقدمات طول پکڑیں گے اور وقف کی فلاحی خدمات متاثر ہوں گی۔

18. (Section 9)2): مرکزی وقف کونسل میں غیر مسلم اراکین کی شمولیت کی گنجائش رکھی گئی ہے: قانون کو اس انداز میں لکھا گیا ہے کہ بعض زمروں میں مسلمان ہونا لازم قرار دیا گیا ہے، جبکہ دیگر زمروں میں مذہب کی کوئی قید نہیں رکھی گئی، جس سے غیر مسلم اراکین کی اکثریت کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

19. (Section 13(2A)) آغاخانی اور بوہرہ برادریوں کے لیے علیحدہ وقف بورڈ بنانے کی اجازت دے کر مسلمانوں میں مزید تقسیم کی قانونی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔

20. (Section 14): ریاستی وقف بورڈز میں غیر مسلم اراکین کی لازمی شمولیت کے ذریعے وقف کے مذہبی تشخص اور مسلمانوں کی خودمختاری کو کمزور کیا گیا ہے؛ یہ ترمیم بورڈز کی روایتی مسلم اکثریتی ساخت کو تبدیل کرے گی، جس سے وقف کے مذہبی اور آئینی امور پر غیر اسلامی اور غیر دستوری رنگ چڑھے گا۔

21. (Section 16(D)): پہلے کسی بھی اخلاقی جرم پر رکنیت ختم ہو جاتی تھی، اب صرف دو سال یا زیادہ سزا پر برخاستگی ہوگی؛ ایک سال یا کم سزا پانے والا مجرم بورڈ کا رکن برقرار رہ سکتا ہے، جس سے بدعنوانی کے لیے راستہ ہموار کر دیا گیا ہے۔

22. (Section 20A): ریاستی حکومت کو چیئرمین کے انتخاب اور معزولی کا اختیار دے کر وقف بورڈ کی داخلی خودمختاری چھین لی گئی ہے اور بورڈ کو حکومتی کنٹرول کا محتاج بنا دیا گیا ہے۔

23. (Section 23): سی ای او کا مسلمان ہونا ضروری نہیں رہا، اور اب حکومت کسی بھی جوائنٹ سکریٹری سطح کے افسر کو، چاہے وہ غیر مسلم ہو، وقف بورڈ کا سی ای او مقرر کر سکتی ہے۔ اس تبدیلی سے وقف کے مذہبی اور خیراتی امور میں دینی حساسیت کا فقدان پیدا ہوگا، وقف کے مخصوص مسائل محض سرکاری فائلوں میں دب جائیں گے، اور وقف املاک کی دینی اور ملی شناخت کو شدید خطرہ لاحق ہو جائے گا۔

24. (Section 28): ڈی ایم کو بورڈ کے فیصلے 45 دن میں لاگو کرنے کی شرط دی گئی ہے، مگر خلاف ورزی پر کوئی سزا یا نفاذی طریقہ مقرر نہیں؛ نتیجتاً اگر ڈی ایم فیصلے پر عمل نہ کرے تو بورڈ بے اختیار رہ جائے گا، اور وقف کے انتظامی امور حکومتی تاخیر اور مداخلت کا شکار ہو سکتے ہیں۔

25. (Section 33(4)) وقف ٹریبونل کو یہ اختیار دے دیا گیا ہے کہ وہ بورڈ یا سی ای او کے کسی بھی حکم — چاہے وہ انتظامی نوعیت کا معمولی فیصلہ ہی کیوں نہ ہو — پر عمل درآمد کو مؤخر کر سکے؛ اس سے وقف بورڈ کی انتظامی خودمختاری کو تباہ کر دیا گیا ہے اور روزمرہ کے معمولی انتظامی امور تک میں عدالتی مداخلت کا دروازہ کھول دیا گیا ہے، جس سے وقف نظام مسلسل مفلوج ہو سکتا ہے۔

26. (Section 36)1A) وقف ڈیڈ کو لازمی قرار دے کر صدیوں سے مسلم معاشرے میں رائج زبانی وقف کے شرعی جواز کو مکمل طور پر ختم کر دیا گیا ہے؛ اس ترمیم کے ذریعے مسلمانوں کی دینی روایت اور سادگی سے کی گئی عبادت کو قانونی طور پر مٹا دیا گیا ہے۔

27. (Section 36(10))وقف (ترمیمی) ایکٹ 2025 کی دفعہ 36(10) کے تحت، چھ ماہ میں رجسٹریشن نہ ہونے پر وقف اپنی شرعی و قانونی حیثیت کھو دے گا، اور اس کی بحالی کے لیے کوئی دعویٰ یا قانونی چارہ جوئی ممکن نہیں رہے گی۔ یہاں تک کہ جاری قانونی تنازعات بھی بے اثر ہو جائیں گے۔

28. (Section 40) وقف ایکٹ کی دفعہ 40 کو ختم کر کے وقف بورڈ سے ازخود نوٹس لینے کا اختیار چھین لیا گیا ہے۔ اب وقف املاک پر ظلم یا قبضے کے خلاف بورڈ خودبخود کارروائی نہیں کر سکتا، اور ضلعی کلکٹر کو بھی کوئی ازخود اختیار حاصل نہیں ہے۔ اس تبدیلی نے وقف کے تحفظ کو رسمی شکایات کا محتاج اور عملی طور پر غیر مؤثر بنا دیا ہے۔

29. (Section 52)1 نجی زمین پر قبضہ یا فراڈ پر سات سال کی سخت قید اور فوری گرفتاری، مگر اللہ کے نام پر وقف املاک لوٹنے پر محض دو سال کی نرم سزا، ضمانت کی سہولت، اور ناقابلِ گرفتاری کی رعایت دے دی گئی ہے۔

30. (Section 61(1A)) متولی کی نااہلی اور کام نہ کرنے پر جرمانہ دس ہزار سے بڑھا کر ایک لاکھ تک کر دیا گیا ہے۔

31. (Section 72)1 دفعہ 72 کے تحت فیس کی شرح تو پانچ فیصد کر دی گئی ہے، مگر قانون میں یہ وضاحت موجود نہیں کہ یہ شرح تمام اوقاف پر یکساں لاگو ہوگی۔ حکومت کو قواعد کے ذریعے شرح مقرر کرنے کا اختیار دے کر وقف املاک کو انفرادی طور پر نشانہ بنانے اور مخصوص اوقاف پر من مانا مالی بوجھ ڈالنے کا راستہ کھول دیا گیا ہے۔ یوں وقف کی مالی خودمختاری کو سنگین خطرے میں ڈال دیا گیا ہے۔

32. (Section 83)1 وقف مقدمات کو ایسے ٹریبونلز میں منتقل کرنے کا راستہ کھول دیا ہے جو وقف قوانین اور اس کے مخصوص دینی اور تاریخی پہلوؤں کی مہارت نہیں رکھتے۔ اس تبدیلی سے یکساں مقدمات میں متضاد فیصلے آئیں گے، وقف قوانین کا ڈھانچہ کمزور ہوگا، اور وقت کے ساتھ وقف ٹریبونلز کی ضرورت ہی مٹانے کی راہ ہموار ہو جائے گی۔

33. (Section 83(1A)) وقف (ترمیمی) ایکٹ 2025 کی دفعہ 83(1A) نے وقف مقدمات کو براہ راست ہائی کورٹ منتقل کر کے وقف ٹریبونلز کی افادیت اور وجود کو شدید خطرے میں ڈال دیا ہے۔ وقف کے مخصوص دینی اور قانونی پہلو اب غیر ماہر عدالتوں میں زیر سماعت آئیں گے، جس سے یکساں نوعیت کے مقدمات میں تضاد پیدا ہوگا، فیصلے غیر مستند ہوں گے، اور وقف نظام کی مستقل کمزوری اور تحلیل کا راستہ کھل جائے گا۔

34. (Section 83(9)) ٹریبونل کے فیصلے پر وقف ادارے کو تین مہینے میں اپیل کی سخت شرط دی گئی ہے، جبکہ وقف پر حملہ کرنے والوں کو دو سال یا اس سے زائد وقت دیا گیا ہے۔ تحفظ کی راہ میں رکاوٹیں اور تخریب کی راہ میں آسانی

35. (Section 91(4)) دفعہ (91) کی ذیل دفعہ 4 کے تحت وقف بورڈ کو سنے بغیر زمین پر ہونے والے فیصلوں کو خودبخود کالعدم قرار دینے کا تحفظ ختم کر دیا گیا ہے۔ اب وقف املاک چپکے سے غیر وقف قرار دی جا سکتی ہیں اور بورڈ کو طویل قانونی جنگ لڑ نی پڑے گی۔ جب وقف بورڈ کو اپنی املاک کے تحفظ کا بنیادی اختیار ہی چھین لیا گیا ہے تو پھر اس ادارے کا وجود کیا معنی رکھتا

36. (Section 3R اور Section 104) وقف کو ایک آفاقی اور انسانیت دوست خیراتی تصور سے گھٹا کر ایک محدود مذہبی ادارہ بنا دیتا ہے۔ یہ پابندی کہ صرف مسلمان ہی وقف کرسکتا ہے، نہ صرف آئینِ ہند میں دی گئی مساوات، مذہبی آزادی اور انسانی فلاح کے اصولوں کے خلاف ہے، بلکہ شریعتِ اسلامیہ کے اس بنیادی اصول کے بھی منافی ہے کہ خیر اور صدقہ کی راہ سب کے لیے کھلی ہونی چاہیے، خواہ دینے والا کوئی بھی ہو۔ یوں یہ قانون آئین، انصاف، سماجی ہم آہنگی اور شریعت، چاروں کے خلاف کھڑا ہے۔

37. (Section 107) لمیٹیشن ایکٹ کو وقف جائیدادوں پر لاگو کر کے ایک ایسی غیر اخلاقی اور غیر آئینی راہ ہموار کی گئی ہے جس میں ناجائز قابضین کو انعام دیا جا رہا ہے۔ آج جبکہ ملک بھر میں لاکھوں ایکڑ وقف زمین پر بڑے پیمانے پر قبضے ہو چکے ہیں، اس ترمیم کا مطلب یہ ہے کہ 12 سال یا اس سے زیادہ پرانا ہر قبضہ اب قانونی ملکیت میں تبدیل ہو جائے گا۔ ایک ایسا ظلم جو نہ کسی خیراتی ادارے کے ساتھ ہوتا ہے، نہ کسی سرکاری زمین کے ساتھ — لیکن وقف کے ساتھ ہو رہا ہے۔ اس قانون نے چوروں کو مالک اور وقف کو بے دست و پا بنا دیا ہے۔

38. (Section 108) مہاجرین کی وقف زمینوں کو وقف بورڈ کے کنٹرول سے نکال کر حکومت کے زیر انتظام دے دیا گیا ہے۔ اس ترمیم کا مقصد صرف انتظامی تبدیلی نہیں، بلکہ وقف املاک پر ریاستی قبضے کا راستہ ہموار کرنا ہے۔

39. (Section 108A) قانونی اصول یہ ہے کہ ہر مخصوص قانون (Special Law) اپنے دائرۂ کار میں عمومی قوانین (General Laws) پر فوقیت (overriding effect) رکھتا ہے تاکہ متعلقہ معاملے کی خاص نوعیت، مقصد اور تحفظ یقینی بنایا جاسکے۔ وقف ایکٹ بھی اسی اصول کے تحت وقف املاک کا بالادست قانون تھا، جو ان کے مذہبی، شرعی اور آئینی تقدس کی حفاظت کرتا تھا۔ مگر اب، سیکشن 108A کے حذف کے ذریعے یہ بالادستی ختم کر دی گئی ہے، جس کا سنگین نتیجہ یہ ہوگا کہ وقف املاک کو ان کے مخصوص مذہبی اور آئینی پس منظر سے کاٹ کر عام زمینوں کی طرح برتا جائے گا۔ عدالتیں اور ٹربونلز اب وقف کی شرعی و دستوری حیثیت کو پس پشت ڈال کر کوئی بھی عام قانون ان پر نافذ کر سکیں گے، جس سے وقف املاک اپنی مخصوص روح اور تحفظ سے محروم ہو جائیں گی۔

40. (Section 108B)) مرکزی حکومت کو وقف ایکٹ میں مداخلت، ترمیم اور منسوخی کا مکمل اختیار دے دیا گیا ہے۔ اب محض ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے صدیوں پرانی دینی امانتوں کو ختم کرنا ممکن ہو گیا ہے، جس سے شریعت، آئین اور انصاف یکساں طور پر پامال ہو رہے ہیں۔

41. (Section 14) سیکشن 14 کے تحت وقف بورڈ کے چیئرمین کے انتخاب میں حکومت کو مداخلت کا اختیار دے دیا گیا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ اب دینی اور شرعی اصولوں کے بجائے سیاسی وفاداری کو ترجیح دی جائے گی۔ نتیجتاً وقف املاک کا انتظام حکومتی مفادات کے تابع افراد کے ہاتھ میں آجائے گا، جس سے وقف کی مذہبی، تعلیمی اور فلاحی روح تباہ ہو جائے گی اور امت کی اجتماعی امانت شدید خطرے میں پڑ جائے گی۔

42. وقف (ترمیمی) ایکٹ 2025 کے بعد متولی کا اختیار برائے نام رہ گیا ہے اور وقف املاک کے انتظام و انصرام پر حکومت کو عملی بالادستی حاصل ہو گئی ہے، جو وقف کے دینی تصور اور شرعی ذمہ داری کی صریح خلاف ورزی ہے۔

43. وقف (ترمیمی) ایکٹ 2025 نے وقف بورڈ کو ایک خودمختار دینی ادارہ کے بجائے محض ایک سرکاری دفتر میں بدل دیا ہے۔ اب وقف بورڈ کے پاس نہ زمین کے تحفظ کا اختیار بچا ہے، نہ وقف کے درجے

کا تعین کرنے کی قوت، نہ انتظامی فیصلوں کی حتمیت۔ ایک عام جوائنٹ سکریٹری سطح کا سرکاری افسر بورڈ کا سی ای او بن کر اس کی قیادت کرے گا، اور وقف املاک کو محض ایک فائل نمبر سمجھا جائے گا۔ یوں وقف بورڈ کو ایک ایسا بے اختیار "ڈاک خانہ" بنا دیا گیا ہے، جس کا نہ کوئی دینی وزن رہا، نہ انتظامی خودمختاری، اور نہ ہی مسلمانوں کے دینی وقار کی حفاظت کا حقیقی اختیار۔

Estd. 1921 قائم شدہ: ۱۹۲۱ء امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ و جھارکھنڈ پھلواری شریف، پٹنہ، بہار IMARAT SHARIAH BIHAR ODISHA & JHARKHAND Phulwari Sharif, Patna 801505, Bihar (India)

MINISTRY OF LAW AND JUSTICE وزارت قانون و انصاف

(Legislative Department محکمہ قانون سازی)

New Delhi, the 5th April, 2025/Chaitra 15, 1947 (Saka)

THE WAQF (AMENDMENT) ACT, 2025 —-- 2025 ،وقف (ترمیمی) قانون

No. 14 of 2025

[5th April, 2025.]

An Act further to amend the Waqf Act, 1995.

Be it enacted by Parliament in the Seventy-sixth Year of the Republic of India as follows:—

پارلیمنٹ کے مندرجہ ذیل قانون کے لئے 5 اپریل 2025 کو صدر جمہوریہ کی منظوری مل چکی ہے اور اب اسے عوامی معلومات کے لیے شائع کیا جا رہا ہے:

اس قانون کو 1995 کے وقف ایکٹ میں مزید ترمیم کے لیے بنایا گیا ہے۔

مندرجہ ذیل قانون پارلیمنٹ کے ذریعے جمہوریہ ہندوستان کے چھہترویں سال میں نافذ کیا گیا:

ترجمہ مع انگریزی متن و تشریح

ایکٹ کا متن (نوٹ کے بعد والے جملوں میں ترجمے کی تشریح بھی کی گئی ہے)	عنوان و وضاحت
1. (1) This Act may be called the Waqf (Amendment) Act, 2025. (2) It shall come into force on such date as the Central Government may, by notification in the Official Gazette, appoint.	Short title and commencement
1۔ (1) اس ایکٹ کو "وقف (ترمیمی) ایکٹ، 2025" کہا جائے گا۔ (2) یہ اس تاریخ سے نافذ ہوگا جس کا اعلان مرکزی حکومت سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے کرے گی۔ **نوٹ:** (سرکار نے 9 اپریل کو نوٹیفکیشن کے ذریعے اسے لاگو کردیا ہے جس کی لنک یہ رہی) https://egazette.gov.in/(S(opgfuvb520jygsnewcwuwfnz))/ViewPDF.aspx	مختصر عنوان (ایکٹ کا مختصر نام)
2. In section 1 of the Waqf Act, 1995 (hereinafter referred to as the principal Act), in sub-section (1), for the word "Waqf", the words "Unified Waqf Management, Empowerment, Efficiency and Development" shall be substituted.	Amendment of section 1.
2۔ وقف ایکٹ، 1995 (جسے آئندہ اصل ایکٹ کہا جائے گا) کی دفعہ 1 کی ذیلی دفعہ (1) میں، لفظ	پہلی دفعہ میں

Estd. 1921

"وقف" کے بجائے الفاظ "متحدہ وقف کا انتظام، بااختیار، کارکردگی اور ترقی" شامل کیے جائیں گے۔ (**نوٹ**: قانون (Act) کا نام مختصر، مقصد کو واضح کرنے والا اور موزوں ہونا چاہیے۔ چونکہ وقف مسلمانوں کے لیے ایک صدقۂ جاریہ ہے، اس لیے قانون کے نام میں اس کی روح بھی نمایاں ہونی چاہیے۔ سوال یہ ہے کہ کیا تجویز کردہ نام قدیم روایت اور وقف کی اصل روح کو ظاہر کرپا رہا ہے؟)	ترمیم وقف ایکٹ کے نام میں تبدیلی
3. In section 2 of the principal Act, after the proviso, the following proviso shall be inserted, namely:- "Provided further that nothing in this Act shall, notwithstanding any judgement, decree or order of any court, apply to a trust (by whatever name called) established before or after the commencement of this Act or statutorily regulated by any statutory provision pertaining to public charities, by a Muslim for purpose similar to a waqf under any law for the time being in force.".	Amendmen. t of section 2
3۔ اصل ایکٹ کی دفعہ 2 میں، شرط (وضاحتی شق) کے بعد مندرجہ ذیل شرط (وضاحتی شق) کا اضافہ کیا جائے گا، یعنی: "مزید یہ شرط کہ اگر کوئی مسلمان، اس قانون کے نافذ ہونے سے پہلے یا بعد میں وقف جیسے مقصد کے لیے کوئی ادارہ یا ٹرسٹ قائم کرے، اور وہ ٹرسٹ کسی دوسرے فلاحی قانون کے تحت چل رہا ہو، تو اس پر اس وقف ایکٹ 2025 کی کوئی دفعہ لاگو نہیں ہوگی — خواہ اس ٹرسٹ یا ادارے کا مقصد دوسرے فلاحی نافذ العمل قانون کے تحت وقف کے مشابہ ہی کیوں نہ ہو، اور چاہے کسی عدالت نے اسے وقف جائیداد قرار دیا ہو، پھر بھی وہ وقف نہیں سمجھا جائے گا۔" ❖ **نوٹ**: اگر وقف کی زمین کے لئے کوئی بھی ٹرسٹ بنادیا گیا تو وہ زمین وقف نہیں مانی جائے گی ❖ اس عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی مسلم شخص عوامی فلاح کے لیے کوئی ٹرسٹ بنائے، تو اس پر وقف کا قانون لاگو نہیں ہوگا۔ اس کی ایسی تشریح بھی ممکن ہے کہ اگر کسی وقف زمین پر مدرسہ یا دینی ادارہ کسی ٹرسٹ کے تحت چل رہا ہو، تو وہ زمین وقف کے دائرے سے باہر ہو جائے گی۔ یہ ایک بہت بڑا قانونی خطرہ ہے، کیونکہ اس سے وقف زمین کی مستقل حیثیت اور اس کا تحفظ متاثر ہو سکتا ہے۔	دفعہ 2 میں ترمیم
4. In section 3 of the principal Act, (i) after clause (a), the following clause shall be inserted, namely: "(aa) "Aghakhani waqf" means a waqf dedicated by an	

Aghakhani waqif;"; (ii) after clause (c), the following clause shall be inserted, namely: "(ca) "Bohra waqf" means a waqf dedicated by a Bohra waqif;";	
4۔ اصل ایکٹ کی دفعہ 3 میں: (i) شق (a) کے بعد درج ذیل نئی شق شامل کی جائے گی، یعنی: "(aa) 'آغا خانی وقف' سے مراد وہ وقف ہے جو کسی آغا خانی واقف کی طرف سے کیا گیا ہو؛" (ii) شق (c) کے بعد درج ذیل نئی شق شامل کی جائے گی، یعنی: "(ca) 'بوہرہ وقف' سے مراد وہ وقف ہے جو کسی بوہرہ واقف کی طرف سے کیا گیا ہو؛"	سنی اور شیعہ وقف بورڈ کے علاوہ آغاخانی اور بوہرہ کے لفظ کا اضافہ
(iii) [In section 3 of the principal Act] after clause (d), the following clause shall be inserted, namely:- "(da) "Collector " includes the Collector of land-revenue of a district, or the Deputy Commissioner, or any officer not below the rank of Deputy Collector authorised in writing by the Collector;"	Amendment of section 3.
(iii) (اصل ایکٹ کی دفعہ 3 کی) شق (d) کے بعد درج ذیل نئی شق شامل کی جائے گی، یعنی: "(da) 'کلکٹر' سے مراد ضلع اراضی محصولات کا کلکٹر، ڈپٹی کمشنر ہو، یا کوئی ایسا افسر ہے جو ڈپٹی کلکٹر کے عہدے سے کم نہ ہو،اور جسے کلکٹر کی تحریری اجازت سے مجاز قرار دیا گیا ہو؛"	اصل ایکٹ کی دفعہ 3 میں ترمیم
(iv) [In section 3 of the principal Act] after clause (f), the following clauses shall be inserted, namely:- (fa) "Government Organisation" includes the Central Government, State Governments, Municipalities, Panchayats, attached and subordinate offices and autonomous bodies of the Central Government or State Government, or any organisation or Institution owned and controlled by the Central Government or State Government;	
(iv) (اصل ایکٹ کی دفعہ 3 کی) شق (f) کے بعد درج ذیل شقیں شامل کی جائیں گی، یعنی: (fa) "سرکاری ادارہ" سے مراد مرکزی حکومت، ریاستی حکومتیں، میونسپلٹیاں، پنچایتیں، اور مرکزی یا ریاستی حکومت کے ماتحت یا منسلک دفاتر اور خودمختار ادارے، یا کوئی بھی ایسا ادارہ یا تنظیم ہے	سرکاری ادارے کی تعریف میں غیر ضروری وسعت پیدا کرکے وقف

کی جائیدادوں کو ہڑپنے کی کوشش	جو مرکزی یا ریاستی حکومت کی ملکیت میں ہو اور اس کے زیرِ انتظام ہو؛
	(fb): [In section 3 of the principal Act after clause (f)] "Government property" means movable or immovable property or any part thereof, belonging to a Government Organisation;'
سرکاری جائیداد کی تعریف	**(fb)** "سرکاری جائیداد" سے مراد منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد یا اس کا کوئی حصہ ہے جو کسی سرکاری ادارے کی ملکیت ہو؛ **نوٹ:** (fa اور fb کو ساتھ پڑھیئے) ❖ ریاستی اداروں کو وقف میں مداخلت کا کھلا دروازہ مل جائے گا — اب صرف وزارت نہیں، بلکہ میونسپلٹی، پنچایت اور سرکاری ادارے بھی وقف معاملات میں شامل ہو سکتے ہیں۔ ❖ سرکاری مفادات رکھنے والے ادارے وقف کے خودمختار فیصلوں پر اثرانداز ہو سکیں گے — جو وقف کی مذہبی، تعلیمی اور فلاحی نوعیت کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔ ❖ وقف ایکٹ کے ذریعے حکومتی مداخلت کی قانونی بنیاد رکھی جا رہی ہے — جو آئین کی دفعات 25 اور 26 (مذہبی خودمختاری) کی خلاف ورزی ہے۔ ❖ یہ توسیعی تعریف وقف کے نظم کو ریاستی کنٹرول میں لے آنے کی کوشش ہے — جو ایک مخصوص مذہبی ادارے کو رفتہ رفتہ ایک سرکاری ڈھانچے میں ضم کرنے کی راہ ہموار کرتی ہے۔
	(v) [In section 3 of the principal Act] in clause (i), the words", either verbally or" shall be omitted;
متولی کی زبانی تقرری ختم کردی گئی	(v) (اصل ایکٹ کی دفعہ 3 کی) شق (i) میں الفاظ ", خواہ زبانی طور پر" کو حذف کر دیا جائے گا۔" **نوٹ:** متولی کی زبانی تقرری کا عرف اور رواج (custom) موجود ہے۔ اسے شرعی حیثیت بھی حاصل ہے اور دفعہ 13 کے مطابق آئینی حیثیت بھی۔ لہٰذا یہ شق دفعہ 25 اور دفعہ 13-3-اے دونوں کے خلاف ہے۔ یہ شق انتظامی دشواری پیدا کرے گا مثلاً متولی مرض میں مبتلا ہے، متولی کا تحریری تقرر مشکل ہے، اس نے متولی زبانی طور پر مقرر کیا اور اس کی وفات ہوگئی۔ اب وہ زمین

متولی کے بغیر رہ گئی اور غیر محفوظ ہوگئی۔	
(vi) [In section 3 of the principal Act] after clause (k), the following clause shall be inserted, namely:- "(ka) "portal and database" means the waqf asset management system or any other system set up by the Central Government for the registration, accounts, audit and any other detail of waqf and the Board, as may be prescribed by the Central Government;'; (vii) for clause (l), the following clause shall be substituted, namely:- "(l) "prescribed" means prescribed by rules made under this Act;';	
(vi) (اصل ایکٹ کی دفعہ 3 کی) شق (k) کے بعد یہ شق شامل ہوگی: (ka) "پورٹل اور ڈیٹابیس" سے مراد "وقف اثاثہ جات مینیجمنٹ سسٹم" یا کوئی اور نظام ہے جو مرکزی حکومت کی جانب سے وقف اور بورڈ کے رجسٹریشن، حسابات، آڈٹ اور دیگر تفصیلات کے لیے، مرکزی حکومت کے مقرر کردہ قواعد کے مطابق، قائم کیا گیا ہو؛ (7) شق (l) کو بدل کر یوں کر دیا جائے گا: "'مقررہ' سے مراد وہ اصول و ضوابط ہیں جو اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے ہوں؛"	پورٹل، ڈیٹا بیس اور مقررہ سے مراد
(viii) [In section 3 of the principal Act] clause (p) shall be omitted;	
(vii) (اصل ایکٹ کی دفعہ 3 کی) شق (p) کو حذف کر دیا جائے گا؛ ❖ (**نوٹ**: جس میں سروے کمشنر کی تعریف و مراد واضح کی گئی تھی ❖ سروے کمشنر ایک مخصوص، نیم عدالتی اور وقف کے لیے مختص عہدہ تھا، جس کی بنیادی ذمہ داری یہ تھی کہ وہ وقف کی نوعیت، اس کی تاریخ، وقف نامے، اور عوامی استعمال کی روایت کے مطابق غیرجانبدارانہ سروے کرے۔ یہ ایک ایسا ادارہ تھا جو وقف کی شرعی حیثیت اور تاریخی حقیقت کو محفوظ رکھنے میں معاون تھا۔ مگر اب کلیکٹر، جو ایک عام ریونیو اور انتظامی افسر ہوتا ہے اور جس کی ترجیحات میں ریاستی مفادات کو مقدم رکھنا شامل ہے، اس ذمے داری کا متولی بنا دیا گیا ہے۔ اس تبدیلی کے نتیجے میں وقف کی آزاد شناخت اور غیرجانبدارانہ تحفظ شدید خطرے میں آجائے گا، کیونکہ کلیکٹر کی نظر میں وقف محض زمین اور ریونیو کا مسئلہ ہوگا، نہ کہ ایک	سروے کمشنر کا لفظ مٹادیا گیا

دینی، فلاحی اور تاریخی امانت۔	
(ix) [In section 3 of the principal Act] in clause (r),- (a) in the opening portion, for the words "any person, of any movable or immovable property", the words "any person showing or demonstrating that he is practising Islam for at least five years, of any movable or immovable property, having ownership of such property and that there is no contrivance involved in the dedication of such property," shall be substituted;	
ix : (اصل ایکٹ کی دفعہ 3 کی) شق (r) میں : "(a) ابتدائی حصے میں، الفاظ "کوئی شخص، کسی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد" کے بجائے مندرجہ ذیل الفاظ شامل کیے جائیں گے: "ایسا کوئی شخص جو یہ ظاہر کرے یاثابت کرے کہ وہ کم از کم پانچ سال سے اسلام پر عمل پیراہے، کسی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کا مالک ہے، اور اس جائیداد کے وقف کرنے میں کسی قسم کی چالاکی یا تدبیر شامل نہیں ہے؛" **نوٹ:** ❖ مبہم: "اسلام پر عمل پیرا" ہونے کا نہ کوئی واضح معیار ہے اور نہ کوئی قابلِ قبول ثبوت کا نظام ❖ مجھے نیک کام (وقف) کرنے کے لئے یہ ثابت کرنا ہوگا کہ میں پانچ سال سے نیک کام (اسلام کے تمام احکام پر عمل) کرتا آرہا ہوں، ورنہ میں دوسرا نیک کام نہیں کر سکتا۔ ❖ ناانصاف: ایسے مسلمان جو حال ہی میں دینداری کی طرف متوجہ ہوئے ہوں، انہیں بھی خیر سے روک دیا گیاہے۔ ❖ غیر اسلامی: اسلام میں وقف یا خیر کے عمل کے لیے نہ کبھی مدت کی شرط تھی، نہ کسی ظاہری سند کی حاجت۔ ❖ ناقابلِ عمل: کوئی افسر دینداری جانچے بغیر اس شرط پر عمل نہیں کر سکتا، سوائے اس کے کہ وہ نجی زندگی میں مداخلت کرے۔ ❖ غیر آئینی: یہ شق مذہبی آزادی (آرٹیکل 25) اور جائیداد کے حق کی واضح خلاف ورزی ہے۔ ❖ بے بنیاد: وقف قانون کی تاریخ میں کبھی بھی اس نوعیت کی مذہبی جانچ کی شرط عائد نہیں کی گئی	پہلے غیر مسلم بھی وقف کر سکتے تھےاور اب اس شق کے ذریعے مسلمانوں کیلئےبھی وقف کرنا نہایت پیچیدہ اور مشکل ترین بنا دیا ہے

(b) [In section 3 of the principal Act clause (r)] sub-clause (i) shall be omitted;	
(B) (اصل ایکٹ کی دفعہ 3 کی شق r کی) ذیلی شق (i) مٹادی جائے گی (**نوٹ**: جس کے حساب سے اگر کوئی وقف صرف استعمال کی بنیاد پر قائم ہو، تو اس پراپرٹی کی وقف کی حیثیت کبھی ختم نہیں ہوتی تھی خواہ لوگ ایک لمبے عرصے سے ہی اس زمین کو بطور وقف استعمال کرنا چھوڑ چکے ہوں، اب یہ قانون ختم کردیا گیا ہے۔) (**نوٹ 2**: وقف بائی یوز کو جب وقف تسلیم کرلیا جائے تو پھر اس کا استعمال ترک کرنے کے بعد وقف تسلیم نہ کرنا وقف کی شرعی حیثیت ہمیشگی کے خلاف ہے اور سپریم کورٹ کے فیصلے "ایک بار وقف ہوگیا تو وہ ہمیشہ وقف ہی رہے گا" "Once a waqf, always a waqf"کی بھی خلاف ورزی ہے۔)	وقف بائی یوزر کو اگر استعمال کرنا چھوڑدیا جائے تو وہ وقف باقی نہیں رہے گا
(c) [In section 3 of the principal Act, clause (r)] in sub-clause (iv), after the word "welfare", the words ", or maintenance of widow, divorced woman and orphan, if waqif so intends, in such manner, as may be prescribed by the Central Government," shall be inserted;	
(C) (اصل ایکٹ کی دفعہ 3 کی شق r کی) ذیلی شق (4) میں "فلاح" کے بعد یہ اضافہ کیا جائے گا کہ: "یا اگر واقف کی نیت ہو تو بیوہ، طلاق یافتہ عورتوں اور یتیموں کی دیکھ بھال بھی وقف کا مقصد ہو سکتا ہے، اور یہ کام مرکزی حکومت کے طے کردہ طریقے کے مطابق کیا جائے گا۔" ❖ **نوٹ**: وقف علی الاولاد میں آگے چل کر وقف سے مستفید ہونے والے وارثان اگر ختم ہوجائیں تو پرانے ایکٹ کے مطابق اس وقف کی آمدنی کو اسلامی قانون کے حساب سے خرچ کرنے کی بات تھی لیکن اب مرکزی حکومت طے کرے گی کہ اس کی آمدنی کہاں خرچ ہوگی. ❖ اگر واقف نے بیوہ اور یتیم کو وقف کا مستحق قرار دیا ہے تو ان تک ان کا حق پہونچانے کا ذمہ اور پالیسی کے تعین کا اختیار متولی کا ہوتا ہے۔ لیکن اس کی پالیسی بنانے کا حق مرکزی حکومت کو دینا ایک جبر اور ریاست کی طاقت کا غلط استعمال ہے اور دستور کی دفعہ 26 کے خلاف ہے۔	سینٹرل گورنمنٹ کو مسلم پرسنل لا یعنی وراثت کے قانون میں مداخلت اور فیصلے کا اختیار دیا جارہا ہے

(d) [In section 3 of the principal Act, clause (r), in sub-clause (iv)] in the long line, for the words "any person", the words "any such person" shall be substituted;	
(d) (اصل ایکٹ کی دفعہ 3 کی شق r کی ذیلی شق چار میں) آخری سطر میں جہاں "کوئی شخص" لکھا ہے، وہاں اس کی جگہ "ایسا کوئی شخص" لکھا جائے گا (**نوٹ:** یعنی جو شخص ظاہر اور ثابت کردے کہ میں پانچ سال سے مسلمان ہوں) نوٹ: ایک لفظ بڑھا کر یہ کوشش کی گئی ہے کہ کسی بھی صورت میں غیر مسلم کے لئے وقف کرنے کی راہ نکلنے نہ پائے	
(e) [In section 3 of the principal Act] the following proviso shall be inserted at the end, namely: "Provided that the existing waqf by user properties registered on or before the commencement of the Waqf (Amendment) Act, 2025 as waqf by user will remain as waqf properties except that the property, wholly or in part, is in dispute or is a government property;".	
(E) [اصل ایکٹ کی دفعہ 3] کے آخر میں درج ذیل شرط (وضاحتی شق) شامل کی جائے گی، یعنی: "وہ موجودہ وقف بائی یوزر جائیدادیں، جو وقف (ترمیمی) ایکٹ، 2025 کے نفاذ سے پہلے یا اس کے وقت تک وقف بائی یوزر کے طور پر رجسٹرڈ ہو چکی ہوں، وقف کی جائیدادیں ہی تصور کی جائیں گی، سوائے اس صورت کے جب مذکورہ جائیداد، مکمل یا جزوی طور پر، متنازع ہو یا سرکاری جائیداد ہو؛۔" **نوٹ:** ❖ پہلے سے رجسٹرڈ وقف بائی یوزر کو بظاہر وقف مانا جائیگا لیکن جیسے ہی کسی نے اس پر تنازعہ کھڑا کیا یا سرکار نے اپنا دعوی کیا تو پھر ابھی سے وہ وقف نہیں رہا۔ ❖ ابھی تک جو وقف بائی یوزر رجسٹرڈ نہیں ہے وہ وقف نہیں مانا جائیگا ❖ اگر وقف بائی یوزر کی جائیداد ایک انچ بھی کوئی متنازع کر دے تو وہ پوری جائیداد وقف نہیں رہے گی	

❖ اگرحکومت کسی وقف بائی یوزر کی زمین پر دعوی کردے تو وہ پوری جائیداد وقف نہیں رہے گی ❖ اس شق سے وقف بائی یوزر تو رہنے دیا گیالیکن اس کو مکمل طور پر ختم کرنے کی راہ نکال لی گئی ❖ اور اب حیثیت ختم ہونے کے بعد دوبارہ اس وقف کو نئے سرے سے رجسٹر کرنا چاہیں گے تو وقف ڈیڈ دکھانا ہوگا تو دو سو سال پہلے وقف کی گئی زمین کا وقف ڈیڈ کوئی دکھا سکتا ہے؟ کیا تمام پرانے مندر چرچ گرو دوارے شمشان گھاٹ کی ٹرسٹ ڈیڈ مانگی جائے گی؟ ❖ نیز سرکاری جائداد کا مطلب غیر واضح ہے؛ کیوں کہ یہ بات قانونی مسلمات میں سے ہے کہ جس زمین کا کوئی مالک نہیں وہ سرکار کی ملکیت ہوتی ہے، یعنی وقف بائی یوزر میں بھی دستاویز کی عدم دستیابی کے نتیجے میں سرکار زمین چھین لے گی۔	
5. After section 3 of the principal Act, the following sections shall be inserted, namely:- "3A. (1) No person shall create a waqf unless he is the lawful owner of the property and competent to transfer or dedicate such property.	Insertion of new section 3A, 3B, 3C, 3D and 3E Certain conditions of waqf
5. اصل قانون کی دفعہ 3 کے بعد درج ذیل دفعات شامل کی جائیں گی، یعنی: "3A. (ایک) کوئی بھی شخص اُس وقت تک کسی جائیداد کو وقف نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ اس جائیداد کا قانونی مالک نہ ہو اور اس جائیداد کو منتقل یا وقف کرنے کا اہل نہ ہو۔ **(نوٹ:** ❖ "قانونی مالک" کی کوئی واضح تعریف ہی نہیں، پھر فیصلہ کون کرے گا؟ افسر یا شریعت؟ ❖ اہلیت کی کوئی تعریف موجود نہیں ہے .کیا خیر کے لیے وقف کرنے سے پہلے اب "قابلِ وقف" ہونے کا سرکاری سرٹیفکیٹ لینا ہوگا؟ ❖ جب نیت، ملکیت اور شریعت اجازت دیں، تو حکومت کیوں رکاوٹ بنے؟ ❖ کیا سرکار یہ طے کرے گی کہ کون مسلمان ہے اور کون وقف کر سکتا ہے؟ یہ مذہب میں مداخلت نہیں؟ ❖ تاریخِ ہند میں کبھی وقف پر ایسی شرطیں نہیں تھیں — یہ نئی پابندیاں دراصل خیر کے	[نئی دفعات 3A، 3B، 3C، 3D اور 3E— اور وقف سے متعلق بعض شرائط کا اضافہ]

دروازے بند کرنے کا حربہ ہیں۔)

(2) The creation of a waqf-alal-aulad shall not result in denial of inheritance rights of heirs, including women heirs, of the waqif or any other rights of persons with lawful claims.

3A **(دو):** (اصل قانون کی دفعہ 3 کے بعد بڑھائی گئی دفعہ)اگر کوئی شخص وقف علی الاولاد کرے، تو اس کی بنا پر واقف کے ورثہ، خاص طور پر عورتوں، کے وراثتی حقوق ختم نہیں ہوں گے اور نہ ہی کسی دوسرے قانونی حقدار کے حقوق ختم ہوں گے۔

نوٹ: ایک شخص نے نیک نیتی سے اپنی زمین وقف علی الاولاد کی، تاکہ اس کے بعد اس کے بچے فائدہ اٹھا سکیں۔ بیس سال بعد وہ وفات پا گیا، اور کسی نے قرض یا حقِ مالی کا دعویٰ کر دیا۔ نئے قانون کی مبہم شق کی وجہ سے یہ دعویٰ کافی ہو سکتا ہے کہ وقف کو منسوخ کر دیا جائے، یہ کہہ کر کہ یہ میرے قانونی حق کی نفی کر رہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ سالوں پرانا وقف، جس کی بنیاد اخلاص اور شریعت پر تھی، ایک دعوے سے ٹوٹ سکتا ہے۔ یہی اس قانون کا سب سے بڑا خطرہ ہے۔

- عورتوں کو وراثت سے محروم نہ کرنے کے نام پر وقف علی الاولاد کی شرعی حیثیت کو ختم کردیا۔
- "قانونی حق دار" کی کوئی تعریف نہیں — جس کا مطلب ہے کہ کوئی بھی شخص آکر وقف پر دعویٰ کر سکتا ہے۔
- وراثت کی "نفی" کا کوئی پیمانہ نہیں — ہر وارث اپنا حصہ نہ ملنے کا الزام لگا کر وقف کو چیلنج کر سکتا ہے۔
- اسلامی قانون کا ذکر تک نہیں — شریعت کے اصولوں کو نظر انداز کر کے نیا سرکاری پیمانہ بنا دیا گیا ہے۔
- مذہبی آزادی پر حملہ ہے — یہ شق وقف کے حق کو ریاستی منظوری سے مشروط کرتی ہے، جو آرٹیکل 25 اور 26 کے خلاف ہے۔
- ہر وقف کو قانونی خطرے میں ڈال دیتی ہے — وقف بننے کے بعد بھی سالوں تک اسے عدالت میں گھسیٹا جا سکتا ہے۔

<table>
<tr><td>[After section 3 of the principal Act] 3B. (1) Every waqf registered under this Act, prior to the commencement of the Waqf (Amendment) Act, 2025, shall file the details of the waqf and the property dedicated to the waqf on the portal and database, within a period of six months from such commencement:
Provided that the Tribunal may, on an application made to it by the mutawalli, extend such period of six months under this section for a further period not exceeding six months as it may consider appropriate, if he satisfies the Tribunal that he had sufficient cause for not filing the details of the waqf on the portal within such period.</td><td>Filing of details of waqf on portal and database</td></tr>
<tr><td>(اصل قانون کی دفعہ 3 کے بعد بڑھائی جانے والی دفعہ) 3B (ایک): جو بھی وقف، 2025 کے ترمیمی قانون کے نافذ ہونے سے پہلے رجسٹر ہو چکا ہے، اُس کے لیے یہ ضروری ہوگا کہ وہ وقف کی تفصیل اور وقف کی گئی جائیداد کی معلومات چھ مہینے کے اندر اندر حکومت کے آن لائن پورٹل پر درج کرے۔
شرط (وضاحتی شق): اگر متولی ٹربونل میں درخواست دے اور یہ ثابت کرے کہ وقف کی تفصیلات مقررہ مدت (چھ ماہ) کے اندر پورٹل پر جمع نہ کرا سکنے کی معقول وجہ موجود تھی، تو ٹربونل اپنی صواب دید کے مطابق اس چھ ماہ کی مدت میں مزید چھ ماہ کا ہی اضافہ کرسکتا ہے۔
نوٹ:
❖ رجسٹرڈ وقف کو دوبارہ اندراج کے بہانے رد کرنا تحفظ نہیں، مٹانے کی تیاری ہے۔
❖ جب شریعت و عدالت وقف کو تسلیم کررہی ہے، تو پورٹل میں موجود نہ ہونے پر اسے کالعدم کہنا بالکل مناسب نہیں ہے۔
❖ 1864 سے وقف املاک کا 20 فیصد بھی حکومتیں رجسٹر نہیں کرا پائیں تو چھ مہینہ میں کیسے تمام جائیدادیں رجسٹر کی جاسکتی ہیں؟
❖ کیا ہر متولی اتنی ٹکنالوجی سے واقف ہے کہ وہ آنلائن پورٹل پر معلومات اپلوڈ کرسکے؟ اور کیا صرف اس وجہ سے نیک کاموں کے لئے وقف کی گئی جائیداد کو تباہ ہو جانا چاہیے ؟</td><td>ڈیٹابیس اور پورٹل پر وقف کی تفصیلات جمع کرنا

جو زمینیں پہلے سے وقف بورڈ میں رجسٹرڈ ہیں؛ ان کے بھی کاغذات متولی کو نئی شرائط کے مطابق دوبارہ (آن لائن پورٹل پر) جمع کرنے ہوں گے۔</td></tr>
<tr><td>[After section 3 of the principal Act] 3B (2) The details of the waqf under sub-section (1), amongst other information, shall include the following, namely:-</td><td></td></tr>
</table>

(a) the identification and boundaries of waqf properties, their use and occupier, (b) the name and address of the creator of the waqf, mode and date of such creation; (c) the deed of waqf, if available: (d) the present mutawalli and its management, (e) the gross annual income from such waqf properties; (f) the amount of land-revenue, cesses, rates and taxes annually payable in respect of the waqf properties, (g) an estimate of the expenses annually incurred in the realisation of the income of the waqf properties; (h) the amount set apart under the waqf for- (i) the salary of the mutawalli and allowances to the individuals; (ii) purely religious purposes; (iii) charitable purposes; and (iv) any other purposes; (i) details of court cases, if any, involving such waqf property, (j) any other particular as may be prescribed by the Central Government.	
(اصل قانون کی دفعہ 3 کے بعد بڑھائی جانے والی دفعہ) 3B **(دو):** ذیلی دفعہ (1) کے تحت وقف کی جو تفصیلات درج کی جائیں گی، اُن میں دیگر معلومات کے علاوہ درج ذیل نکات شامل ہوں گے: **(a)** وقف جائیدادوں کی شناخت، ان کی حدود، ان کا استعمال اور موجودہ قابض کی تفصیلات؛ **(b)** وقف قائم کرنے والے کا نام اور پتہ، وقف کا طریقہ اور تاریخ؛ **(c)** اگر دستیاب ہو تو وقف ڈیڈ (وقف نامہ)؛ **(d)** موجودہ متولی اور وقف کا نظم و نسق؛ **(e)** ان وقف جائیدادوں سے ہونے والی کل سالانہ آمدنی؛ **(f)** وقف جائیدادوں پر ہر سال واجب الادا ٹیکس، سیس (مخصوص ٹیکس)، اور آمدنی کی رقم؛ **(g)** وقف کی آمدنی کے حصول پر ہونے والے سالانہ اخراجات کا اندازہ؛ **(h)** وقف کی آمدنی میں سے مختص کردہ رقم کی تفصیل، جو درج ذیل مقاصد کے لیے ہو سکتی ہے: (i) متولی کی تنخواہ اور افراد کو دی جانے والی مراعات؛ (ii) خالص دینی مقاصد؛ (iii) فلاحی مقاصد؛	وقف کے لئے اتنی ساری تفصیلات جمع کرنا لازم کردیا گیاہے کہ کوئی چاہ کر بھی وقف نہ کرپائے۔

(iv) یا دیگر کسی بھی مقصد کے لیے؛ **(i)** اگر کوئی مقدمہ عدالت میں زیر سماعت ہوتو اس کی تفصیل؛ **(j)** کوئی اور مخصوص دستاویز یا تفصیل جو مرکزی حکومت کی طرف سے طے کی جائیں۔ **نوٹ**: مرکزی حکومت آئندہ کوئی ایسی شرط لگا سکتی ہے یا ایسے کاغذ کامطالبہ کر سکتی ہےجس کا وجود ہی نہ ہو، یہ خطرہ تمام اوقافی جائیداد کولاحق ہوسکتا ہے۔	
[After section 3 of the principal Act] 3C. (1) Any Government property identified or declared as waqf property, before or after the commencement of this Act, shall not be deemed to be a waqf property. (2) If any question arises as to whether any such property is a Govemment property, the State Government may, by notification, designate an Officer above the rank of Collector (hereinafter referred to as the designated officer), who shall conduct an inquiry as per law, and determine whether such property is a Government property or not and submit his report to the State Government:	Wrongful declaration of waqf
(اصل ایکٹ کی دفعہ 3 کے بعد بڑھائی جانے والی دفعہ) 3C (ایک): اگر کسی سرکاری جائیداد کو وقف قرار دے دیا گیا ہویا بطور وقف اس کی شناخت کی گئی ہو، چاہے یہ فیصلہ اس قانون کے آنے سے پہلے ہوا ہو یا بعد میں، تو ایسی جائیداد کو وقف نہیں مانا جائے گا۔ (**نوٹ**: سرکار یعنی کلکٹر کے فیصلے کے مطابق وقف کی زمین کو جیسے ہی سرکاری جائیداد قرار دیا جائے گا سرکار اس پر قبضہ کرلے گی اور اب وہ زمین وقف نہیں رہے گی) 3C **(دو)**: اگر یہ سوال پیدا ہو کہ کوئی خاص جائیداد سرکاری ہے یا نہیں، تو ریاستی حکومت ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے کسی ایسے افسر کو نامزد کر سکتی ہے جو کلکٹر کے درجے سے اوپر ہو (جسے اس ایکٹ کی اگلی عبارتوں میں "نامزد افسر" کہا جائے گا)، جو قانون کے مطابق اس معاملے کی جانچ کرے گا اور یہ طے کرے گا کہ وہ جائیداد سرکاری ہے یا نہیں، اور پھر اپنی رپورٹ ریاستی حکومت کو پیش کرے گا۔ **نوٹ**؛ کتنے افسر ایسے ہوں گے جن کو سرکار طے کرے گی اور وہ سرکاری منشا کے خلاف فیصلہ لینے کی جرات کر سکیں گے؟ ❖ گویا وقف کی زمین کے لیے باپ نے بیٹے سےکہاہے کہ وہ فیصلہ کردےکہ زمین اسی کےابا کی ہے	وقف کا غلط دعویٰ حکومت خود اپنے مقدمے میں جج بن گئی، عدلیہ و انتظامیہ کی تفریق ختم کر دی گئی۔

[After section 3 of the principal Act] Provided that such property shall not be treated as waqf property till the designated officer submits his report. (3) In case the designated officer determines the property to be a Government property, he shall make necessary corrections in revenue records and submit a report in this regard to the State Government. (4) The State Government shall, on receipt of the report of the designated officer, direct the Board to make appropriate correction in the records.	
(اصل ایکٹ کی دفعہ 3 کے بعد 3سی دو کے بعد بڑھائی گئی) شرط (وضاحتی شق): جب تک نامزد افسر اپنی رپورٹ پیش نہ کر دے، اُس وقت تک ایسی جائیداد کو وقف جائیداد نہیں مانا جائے گا۔ 3C **(تین)**: اگر نامزد افسر یہ طے کرے کہ متعلقہ جائیداد سرکاری جائیداد ہے، تو وہ ریونیو (محصول) کے ریکارڈ میں ضروری اصلاحات کرے گا اور اس بارے میں اپنی رپورٹ ریاستی حکومت کو پیش کرے گا۔ 3C **(چار)**: ریاستی حکومت نامزد افسر کی رپورٹ حاصل ہوتے ہی وقف بورڈ کو ہدایت دے گی کہ وہ اپنے ریکارڈ میں مناسب ترمیم کرے۔ (**نوٹ**: یعنی اس پراپرٹی کو وقف کی فہرست و رجسٹر سے خارج کر دے)	جانچ شروع ہوتے ہی وقف کی حیثیت ختم — نہ ثبوت، نہ گواہ، نہ عدالت کی ضرورت
[After section 3 of the principal Act] 3D. Any declaration or notification issued under this Act or under any previous Act in respect of waqf properties shall be void, if such property was a protected monument or protected area under the Ancient Monuments Preservation Act, 1904 or the Ancient Monuments and Archaeological Sites and Remains Act, 1958, at the time of such declaration or notification.	Declaration of protected moment or protected area as waqf to be void.
(اصل ایکٹ کی دفعہ 3 کے بعد بڑھائی جانے والی دفعہ) 3D. اس ایکٹ یا کسی سابقہ ایکٹ کے تحت وقف املاک کے بارے میں جاری کردہ کوئی بھی اعلامیہ یا نوٹیفکیشن کالعدم تصور کیا جائے گا، اگر مذکورہ جائیداد اس اعلامیہ یا نوٹیفکیشن کے وقت "اینشینٹ مونیومنٹس پریزرویشن (قدیم یادگاروں کا تحفظ) ایکٹ، 1904" یا "اینشینٹ مونیومنٹس اینڈ آرکیالوجیکل سائٹس اینڈ ریمینز (قدیم یادگاروں اور آثار قدیمہ کی جگہوں اور باقیات) ایکٹ، 1958" کے تحت محفوظ یادگار یا محفوظ علاقہ قرار دی گئی ہو۔	محفوظ یادگار یا محفوظ علاقہ کو وقف قرار دینا کالعدم تصور ہوگا۔

نوٹ: ❖ نئی دفعہ 3D کے تحت، وہ تمام وقف املاک — مساجد، مدارس، قبرستان، سرائے، اسکول، اسپتال، کلینک، کالج اور دیگر عمارتیں — جو آثارِ قدیمہ کے کسی قانون (1904 یا 1958) کے تحت کبھی محفوظ قرار دی گئی ہوں، اب وقف تسلیم نہیں کی جائیں گی۔ نتیجتاً یہ تمام مقدس اور فلاحی اثاثے مسلمانوں کی اجتماعی ملکیت سے نکل کر ریاست کی تحویل میں چلے جائیں گے، جہاں نہ نماز، نہ تعلیم، نہ علاج اور نہ فلاحی استعمال ممکن ہوگا۔ ❖ بھارتی قانون کے مطابق، کوئی بھی عمارت یا ڈھانچہ جو 100 سال یا اس سے زائد پرانا ہو، آثارِ قدیمہ قرار دیا جا سکتا ہے، جس سے صدیوں پرانے اسلامی اوقاف کی خاموش مگر مکمل ضبطی (Expropriation) کا قانونی راستہ کھل گیا ہے۔	
[After section 3 of the principal Act] 3E. Notwithstanding anything contained in this Act or any other law for the time being in force, no land belonging to members of Scheduled Tribes under the provisions of the Fifth Schedule or the Sixth Schedule to the Constitution shall be declared or deemed to be waqf property."	Bar of declaration of any land in Scheduled or Tribal area as waqf Amendment of section 4.
3E. اس قانون یا کسی دوسرے موجودہ قانون کے باوجود، آئین کے پانچویں شیڈول یا چھٹے شیڈول کے تحت درج فہرست قبائل کے ارکان کی ملکیت والی کوئی بھی زمین وقف جائیداد قرار نہیں دی جائے گی اور نہ ہی اسے وقف جائیداد سمجھا جائے گا۔ ❖ **نوٹ:** کم از کم 14 ریاستوں میں، جہاں قبائلی زمینوں کی سرکاری نشاندہی کی گئی ہے، وہاں تمام اوقاف — چاہے وہ چودہ سو سال پہلے قائم کیے گئے ہوں اور ان کے مکمل دستاویزی ثبوت بھی موجود ہوں — اپنی حیثیت کھو بیٹھیں گے۔ ❖ مزید برآں، ان زمینوں پر نہ مسلمان اور نہ ہی قبائلی مسلمان آئندہ کوئی نیا وقف قائم کر سکیں گے۔	شیڈولڈ یا قبائلی علاقوں میں کسی زمین کو وقف قرار دینے پر پابندی - دفعہ 4 میں ترمیم
6. In section 4 of the principal Act- (a) for the marginal heading, the marginal heading "Survey of auqaf." shall be substituted; (b) for sub-section (7), the following sub-section shall be substituted,	Amendment of section 4.

namely: "(1) Any survey of auqaf pending before the Survey Commissioner, on the commencement of the Waqf (Amendment) Act, 2025, shall be transferred to the Collector having jurisdiction and the Collector shall make the survey in accordance with the procedure in the revenue laws of the State, from the stage such survey is transferred to the Collector, and submit his report to the State Govemment."; (c) sub-sections (14), (2) and (3) shall be omitted; (d) in sub-section (4), in the opening portion, for the words "Survey Commissioner", the word "Collector" shall be substituted; (e) in sub-section (5), after the words "Sunni waqf", the words "or Aghakhani waqf or Bohra waqf" shall be inserted; (f)sub-section (6) shall be omitted.	
6. اصل قانون کی دفعہ 4 میں درج ذیل تبدیلیاں کی جائیں گی: (a) حاشیہ میں موجود عنوان (marginal heading) کے بجائے نیا عنوان ہوگا: "اوقاف کا سروے" (b) ذیلی دفعہ (1) کے بدلے نئی ذیلی دفعہ شامل کی جائے گی: "اگر کوئی وقف کا سروے وقف (ترمیمی) ایکٹ 2025 کے نفاذ کے وقت سروے کمشنر کے پاس زیر التوا ہو، تو اُسے متعلقہ دائرۂ اختیار کے کلکٹر کو منتقل کر دیا جائے گا، اور کلکٹر اس سروے کو ریاست کے محصولات (ریونیو) کے قوانین کے مطابق مکمل کرے گا اور اپنی رپورٹ ریاستی حکومت کو پیش کرے گا۔" (c) ذیلی دفعات (1A), (2) اور (3) کو حذف کر دیا جائے گا۔ (d) ذیلی دفعہ (4) میں شروع کے الفاظ "سروے کمشنر" کو بدل کر "کلکٹر" کر دیا جائے گا۔ (e) ذیلی دفعہ (5) میں جہاں "سنی وقف" لکھا ہے، اس کے بعد یہ الفاظ شامل کیے جائیں گے: "یا آغا خانی وقف یا بوہری وقف" (f) ذیلی دفعہ (6) کو حذف کر دیا جائے گا۔ **نوٹ**: پہلے وقف کی زمینوں کی جانچ ایک ایسا افسر کرتا تھا جس کا مقصد وقف کو بچانا تھا؛ اب یہ کام کلکٹر کو دے دیا گیا ہے، جو حکومت کا نمائندہ ہے اور ریاست کے مفاد کو دیکھے گا؛ نتیجہ یہ ہوگا کہ وقف کی زمینیں بچنے کے بجائے آسانی سے حکومت کے قبضے میں چلی جائیں گی۔	دفعہ 4 میں ترمیم
7. In section 5 of the principal Act, (a) in sub-section (1), for the word, brackets and figure "sub-section(3)",	Amendment of section 5.

the word, brackets and figure "sub-section (1)" shall be substituted; (b) in sub-section (2), after the words "Shia auqaf", the words "or Aghakhani auqaf or Bohra auqaf" shall be inserted; (c) after sub-section (2), the following sub-sections shall be inserted, namely: "(2A) The State Government shall upload the notified list of auqaf on the portal and database within ninety days from the date of its publication in the Official Gazette under sub-section (2). (2B) The details of each waqf shall contain the identification, boundaries of waqf properties, their use and occupier, details of the creator, mode and date of such creation, purpose of waqf, their present mutawallis and management in such manner as may be prescribed by the Central Government."; (d) for sub-section (3), the following sub-section shall be substituted, namely: "(3) The revenue authorities, before deciding mutation in the land records, in accordance with revenue laws in force, shall give a public notice of ninety days, in two daily newspapers circulating in the localities of such area of which one shall be in the regional language and give the affected persons an opportunity of being heard."; (e) in sub-section (4), after the words "time to time", the words "on the portal and database" shall be inserted.	
7۔ اصل ایکٹ کی دفعہ 5 میں درج ذیل ترمیمات کی جائیں گی: (a) ذیلی دفعہ (1) میں "ذیلی دفعہ (3)" کے الفاظ کی جگہ "ذیلی دفعہ (1)" کر دیے جائیں گے۔ (b) ذیلی دفعہ (2) میں "شیعہ اوقاف" کے بعد یہ الفاظ شامل کیے جائیں گے: "یا آغاخانی اوقاف یابوہری اوقاف" (c) ذیلی دفعہ (2) کے بعد درج ذیل نئی دفعات شامل کی جائیں گی: (2A) ریاستی حکومت، ذیلی دفعہ (2) کے تحت سرکاری گزٹ میں اشاعت کی تاریخ سے نوے (90) دن کے اندر، اوقاف کی شائع (نوٹیفکیشن) شدہ فہرست کو پورٹل اور ڈیٹابیس پر اپلوڈ کرے گی۔ **(نوٹ:** کیا ریاستی حکومت کے لئے ستر سالوں میں رجسٹر ہوپائی زمینوں کو اتنی ساری تفصیلات کے ساتھ صرف تین مہینے میں پورٹل پر اپلوڈ کرپانا ممکن ہے؟ اور اگر سرکار جمع نہیں کراپائی عذر یا بدنیتی کی بنا پر تو کیا ان کو ڈی نوٹیفائی کردیا جائے گا اور ان کی وقف کی حیثیت ختم کردی جائے گی؟) (2B) ہر وقف کی تفصیل میں وقف جائیداد کی شناخت، حدود، استعمال اور قابض کی معلومات،	دفعہ 5 میں ترمیم ریاستی حکومت کو تین مہینے کے اندر نوٹیفائڈ اوقاف کی تمام تفصیلات پورٹل پر اپلوڈ کرنا ہوگا۔

وقف کرنے والے کا نام و پتہ، وقف کرنے کا طریقہ اور تاریخ، وقف کا مقصد، موجودہ متولی اور اس کا انتظام، ان تمام معلومات کو شامل کیا جائے گا جیسا کہ مرکزی حکومت طے کرے گی۔ **(d)** ذیلی دفعہ (3) کی جگہ درج ذیل ذیلی دفعہ شامل کی جائے گی: **"(3)** محصولات (ریونیو) کے حکام، زمین کے ریکارڈ میں تبدیلی (داخل خارج mutation) کا فیصلہ کرنے سے پہلے، متعلقہ علاقہ میں شائع ہونے والے دو روزناموں میں، جن میں سے ایک علاقائی زبان میں ہو، نوے (90) دن کا عوامی نوٹس جاری کریں گے، اور متاثرہ افراد کو سنے جانے کا موقع فراہم کریں گے۔" **(e)** ذیلی دفعہ (4) میں "وقتاً فوقتاً" کے الفاظ کے بعد "پورٹل اور ڈیٹابیس پر" کے الفاظ شامل کیے جائیں گے۔	
8. In section 6 of the principal Act, (a) in sub-section (1).- (i) after the words "Sunni waqf", the words "or Aghakhani waqf or Bohra waqf" shall be inserted; (ii) the words "and the decision of the Tribunal in respect of such matter shall be final" shall be omitted; (iii) in the first proviso, for the words "one year", the words "two years" shall be substituted; (iv) for the second proviso, the following proviso shall be substituted, namely:- "Provided further that an application may be entertained by the Tribunal after the period of two years specified in the first proviso, if the applicant satisfies the Tribunal that he has sufficient cause for not making the application within such period; (b) in sub-section (3), for the words "Survey Commissioner", the word "Collector" shall be substituted.	amendment of section 6
8. اصل ایکٹ کی دفعہ 6 میں: (a) ذیلی دفعہ (1) میں— (i) لفظ "سنی وقف" کے بعد الفاظ "یا آغا خانی وقف یا بوہرہ وقف" شامل کیے جائیں گے؛	دفعہ 6 میں ترمیم ثابت شدہ اوقاف کو بھی غیر محفوظ

(ii) الفاظ "اور ایسے معاملے کے بارے میں ٹریبونل کا فیصلہ حتمی ہوگا" حذف کر دیے جائیں گے؛ (iii) پہلی شرط (وضاحتی شق) میں لفظ "ایک سال" کے بجائے "دو سال" شامل کیا جائے گا؛ (iv) دوسری شرط (وضاحتی شق) کے بجائے درج ذیل شرط (وضاحتی شق) شامل کی جائے گی: "مزید یہ شرط کہ اگر درخواست گزار ٹریبونل کو اس بات پر قائل کر دے کہ وہ پہلی شرط میں مذکور مقررہ مدت کے اندر درخواست نہ دے پانے کی معقول وجہ رکھتا ہے، تو ٹریبونل دو سال کی مدت کے بعد بھی ((یعنی کبھی بھی وقف کے خلاف) درخواست کو قبول کر سکتا ہے؛" (بی) ذیلی دفعہ (3) میں لفظ "سروے کمشنر" کے بجائے "کلکٹر" شامل کیا جائے گا۔ (**نوٹ**: دو سال کے بعد بھی ٹریبونل کو درخواست قبول کرنے کی اجازت دینے کا اثر یہ ہوگا کہ: ❖ وقف جائیداد کے خلاف دعویٰ اب "کبھی بھی" دائر کیا جا سکے گا ❖ وقف املاک مسلسل قانونی خطرے میں رہیں گی ❖ مقدمات لمبے چلیں گے ❖ متولیان کو مستقل عدم تحفظ کا سامنا ہوگا ❖ اس دوران اس زمین کی وقف کی حیثیت ختم ہوجائے گی ❖ لوگ وقف کے تحفظ میں لگے رہیں گے اور کوئی ترقیاتی کام نہیں ہو پائے گا۔	بنا دیا گیا — ہر وقف کو مستقل خطرے میں ڈال دیا گیا
9. In section 7 of the principal Act, in sub-section (1), (i) after the words "Sunni waqf", the words "or Aghakhani waqf or Bohra waqf shall be inserted; (ii) the words "and the decision of the Tribunal thereon shall be final" shall be omitted;	amendment of section 7.
9. اصل ایکٹ کی دفعہ 7 کی ذیلی دفعہ (1) میں: (i) لفظ "سنی وقف" کے بعد الفاظ "یا آغا خانی وقف یا بوہرہ وقف" شامل کیے جائیں گے؛ (ii) الفاظ "اور اس بارے میں ٹریبونل کا فیصلہ حتمی ہوگا" کو حذف کر دیا جائے گا؛ (**نوٹ**:عام اصول کے مطابق، ٹریبونل کا فیصلہ آخری اور حتمی حیثیت رکھتا ہے، جسے پورے بھارت اور دنیا کے قوانین تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن اس قانون میں تمام اصولوں کو بالائے طاق رکھ کر ٹریبونل کے فیصلے کی قطعیت کو ختم کر دیا گیا ہے، جس سے انصاف کے بنیادی اصولوں اور	دفعہ 7 میں ترمیم ٹریبونل کا فیصلہ حتمی ہوتا تھا لیکن اب اس کو ختم کردیا گیا، پورے بھارت

قانونی حتمیت (finality of adjudication) کی کھلی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ اعتراض 1: وقف ٹریبونل خاص مسلمانوں کے لیے کیوں ہے؟ جواب: یہ تو جھوٹ ہے، پچاس سے زیادہ ٹریبونل اس ملک میں کام کررہے ہیں۔ اعتراض 2: وقف ٹریبونل کے فیصلے پر سپریم کورٹ بھی نظر ثانی نہیں کرسکتا؟ جواب: مگر یہ تو جھوٹ ہے ہائی کورٹ بھی ریویو پٹیشن سن سکتا ہے اور سپریم کورٹ بھی، جب چاہے جیسے چاہے کیس کو دوبارہ سن سکتا ہے۔)	اور پوری دنیا کے ٹریبونل کا فیصلہ حتمی ہوتا ہے لیکن یہاں کیوں ختم کردیا گیا؟
(iii) in the first proviso, for the words "one year" wherever they occur, the words "two years" shall be substituted; (iv) in the second proviso, for the words "Provided further that", the following shall be substituted, namely: "Provided further that an application may be entertained by the Tribunal after the period of two years specified in the first proviso, if the applicant satisfies the Tribunal that he had sufficient cause for not making the application within such period: Provided also that".	
(اصل ایکٹ کی دفعہ 7 کی ذیلی دفعہ (1) میں) (iii) پہلی شرط (وضاحتی شق) میں جہاں کہیں بھی "ایک سال" کے الفاظ آئیں، وہاں "دو سال" کے الفاظ رکھے جائیں گے؛ (iv) دوسری شرط (وضاحتی شق) میں "مزید یہ شرط کہ" کے الفاظ کے بجائے درج ذیل عبارت شامل کی جائے گی: " مزید یہ شرط کہ اگر درخواست گزار ٹریبونل کو اس بات پر قائل کر دے کہ وہ مقررہ مدت کے اندر درخواست نہ دینے کی معقول وجہ رکھتا ہے، تو پہلی شرط میں بیان کردہ دو سال کی مدت گزرنے کے بعد بھی ٹریبونل اس کی درخواست (وقف کے خلاف) سماعت کے لیے قبول کر سکتا ہے:	
10. In section 9 of the principal Act, for sub-section (2), the following sub-section shall be substituted, namely:- "(2) The Council shall consist of- (a) the Union Minister in charge of waqf Chairperson, ex officio, (b) three Members of Parliament of whom two shall be from the House of the People and one from the Council of States; (c) the following members to be appointed by the Central Government from amongst Muslims, namely:- (i) three persons to represent Muslim organisations having all India	Amendment of section 9.

character and national importance; (ii) Chairpersons of three Boards by rotation; (iii) one person to represent the mutawallis of the waqf having a gross annual income of five lakh rupees and above; (iv) three persons who are eminent scholars in Muslim law; (d) two persons who have been Judges of the Supreme Court or a High Court; (e) one Advocate of national eminence; (f) four persons of national eminence, one each from the fields of administration or management, financial management, engineering or architecture and medicine; (g) Additional Secretary or Joint Secretary to the Government of India dealing with waqf matters in the Union Ministry or department-member, ex officio: Provided that two of the members appointed under clause (c) shall be women: Provided further that two members appointed under this sub-section, excluding ex officio members, shall be non-Muslim.".	
10. اصل ایکٹ کی دفعہ 9 کی ذیلی دفعہ (2) کی جگہ درج ذیل ذیلی دفعہ شامل کی جائے گی: "(2) کونسل میں درج ذیل ارکان ہوں گے: (a) مرکزی وزیر بحیثیت عہدہ، وقف کے انچارج اور چیئرمین ہوں گے۔ (**نوٹ**: جو پہلے مسلمان ہی ہوتے تھے لیکن اب غالبا غیر مسلم ہی ہوں گے) (b) تین ممبران پارلیمنٹ، جن میں دو لوک سبھا سے اور ایک راجیہ سبھا سے ہوگا؛ (**نوٹ**: جو پہلے مسلمان ہی ہوتے تھے لیکن اب غالبا غیر مسلم ہی ہوں گے) (c) درج ذیل ارکان جنہیں مرکزی حکومت مسلمانوں میں سے نامزد کرے گی: (i) تین افراد جو آل انڈیا سطح کی مسلم تنظیموں کی نمائندگی کریں گے، جنہیں قومی اہمیت حاصل ہو؛ (**نوٹ:** مسلم مخالف مسلم تنظیمیں مثلا مسلم راشٹریہ منچ کے لوگ بھی اس کے ممبر ہوسکتے ہیں) (ii) تین وقف بورڈز کے صدور، باری باری سے؛ (iii) ایک فرد جو اُن متولیوں کی نمائندگی کرے جن کے وقف کی سالانہ آمدنی پانچ لاکھ روپے یا اس سے زائد ہو؛ (iv) تین ممتاز علما جو اسلامی قانون میں مہارت رکھتے ہوں؛ (d) دو افراد جو سپریم کورٹ یا کسی ہائی کورٹ کے جج رہ چکے ہوں؛	دفعہ 9 میں ترمیم ہندوؤں کے کسی بھی ٹیمپل بورڈ میں مسلمان کو شامل نہیں کیا جاسکتا لیکن اس شق کے ذریعے مسلمانوں کے مرکزی وقف کونسل میں کم از کم دو غیر مسلموں کی شمولیت لازمی قرار دی گئی ہے۔

(نوٹ: جو پہلے مسلمان ہی ہوتے تھے لیکن اب غالبا غیر مسلم ہی ہوں گے)

(e) ایک قومی شہرت یافتہ وکیل؛

(نوٹ: جو پہلے مسلمان ہی ہوتے تھے لیکن اب غالبا غیر مسلم ہی ہوں گے)

(f) چار قومی شہرت یافتہ افراد، جن میں سے ایک کا تعلق مینجمنٹ یا انتظامیہ سے، دوسرے کا مالیاتی نظم و نسق سے، تیسرے کا انجینئرنگ یا فن تعمیر سے ، اور چوتھے کا تعلق طب کے شعبے سے ہو؛

(نوٹ: جو پہلے مسلمان ہی ہوتے تھے لیکن اب غالبا غیر مسلم ہی ہوں گے)

(g) حکومت ہند کے وہ ایڈیشنل سیکریٹری یا جوائنٹ سیکریٹری جنہیں وقف سے متعلق امور کا نگراں مقرر کیا گیا ہو— وہ بحیثیت عہدہ (مرکزی) وقف کونسل کے ممبر ہوں گے؛

(نوٹ: جو پہلے مسلمان ہی ہوتے تھے لیکن اب غالبا غیر مسلم ہی ہوں گے)

مزید یہ شرط کہ شق (c) کے تحت نامزد ارکان میں دو خواتین ہوں گی؛

(نوٹ: دو بہنوں کی موجودگی تو اصل ایکٹ میں بھی لازمی تھی؛ لیکن ان بہنوں کو مسلمان والی شق کے ساتھ مخصوص کیوں کیا گیا؟ کیا مسلمان بہنیں پیشہ ورانہ شعبوں سے نہیں آسکتیں؟ جن ممبران کے ساتھ مسلمانوں کی قید نہیں ہیں اس میں دو خواتین کی شرط کیوں نہیں لگائی گئی ہے؟ کیا یہ غیر مسلم بہنوں کے ساتھ تعصب برتنے کے مترادف نہیں ہے؟)

مزید یہ شرط کہ اس ذیلی دفعہ کے تحت نامزد کیے جانے والے دو ارکان (ارکان بہ حیثیت عہدہ کے علاوہ) غیر مسلم ہوں گے۔"

نوٹ: یعنی کاؤنسل کے کل ممبران 21 ہوں گے، پہلے کاؤنسل کے سارے ممبروں کا سوائے ایک کے مسلمان ہونا لازم تھا لیکن اب صرف دس ممبران کے لئے مسلم ہونا لازمی قرار دیا گیاہے یعنی مسلمانوں کے وقف کاؤنسل میں غیر مسلموں کی اکثریت ہوسکتی ہے، اب سوچئے کہ کیا وہ اکثریت نفرت کے اس ماحول میں مسلمانوں کے مفاد کے فیصلے کرے گی؟ اور اگر اس اکثریت نے کوئی غلط فیصلہ کیا تو اقلیت میں موجود مسلمان اس فیصلے کو روک پائیں گے؟

نوٹ: کتنی حیرت ہے کہ بودھ سکھ اور جین جو آئینی طور پر ہندو ہیں انہیں ہندو ٹیمپل بورڈ میں

نام لے لے کر ہٹایا گیا اور صرف خاص ہندوؤں کو رکھا گیا ستم در ستم یہ کہ رام مندر بورڈ میں ایک بھی لوور کاسٹ (چھوٹی اور نچلی ذات کا) نہیں ہے اور یہاں مسلم وقف بورڈ میں ہندووں کی شمولیت کو لازم قراردیا جارہاہے۔	
11. In section 13 of the principal Act, for sub-section (2A), the following sub-section shall be substituted, namely:- "(2A) The State Government may, if it deems necessary, by notification in the Official Gazette, establish a separate Board of Auqaf for Bohras and Aghakhanis.".	Amendment of section 13.
11۔ اصل ایکٹ کی دفعہ 13 کی ذیلی دفعہ (2A) کی جگہ درج ذیل ذیلی دفعہ شامل کی جائے گی: "(2A) ریاستی حکومت، اگر ضروری سمجھے، تو سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے بوہروں اور آغاخانیوں کے لیے ایک علاحدہ وقف بورڈ قائم کرسکتی ہے۔" **نوٹ:** سنی اور شیعہ وقف بورڈ کے علاوہ آغاخانی اور بوہرہ کے مستقل وقف بورڈ قائم کرکے مسلمانوں میں تقسیم در تقسیم کا قانونی خاکہ بنادیا گیاہے۔	دفعہ 13 میں ترمیم
12. In section 14 of the principal Act, (a) for sub-sections (1), (14), (2), (3) and (4), the following sub-sections shall be substituted, namely:- "(1) The Board for a State and the National Capital Territory of Delhi shall consist of, not more than eleven members, to be nominated by the State Government,- (a) a Chairperson; (b) (i) one Member of Parliament from the State or, as the case may be, the National Capital Territory of Delhi, (ii) one Member of the State Legislature; (c) the following members belonging to Muslim community, namely: (i) one mutawalli of the waqf having an annual income of one lakh rupees and above; (ii) one eminent scholar of Islamic theology; (iii) two or more elected members from the Municipalities or Panchayats: Provided that in case there is no Muslim member available from any of the categories in sub-clauses (1) to (iii), additional members from category in sub-clause (iii) may be nominated; (d) two persons who have professional experience in business management, social work, finance or revenue, agriculture and development activities; (e) Joint Secretary to the State Government dealing with the waqf matters, ex officio, (f) one Member of the Bar Council of the concerned State or Union territory:	**Amendment of section 14**

Provided that two members of the Board appointed under clause (c) shall be women: Provided further that two of total members of the Board appointed under this sub-section, excluding ex officio members, shall be non-Muslim: Provided also that the Board shall have at least one member each from Shia, Sunni and other backward classes among Muslim Communities: Provided also that one member each from Bohra and Aghakhani communities shall be nominated in the Board in case they have functional auqaf in the State or Union territory: Provided also that the elected members of Board holding office on the commencement of the Waqf (Amendment) Act, 2025 shall. continue to hold office as such until the expiry of their term of office. (2) No Minister of the Central Government or, as the case may be, a State Government, shall be nominated as a member of the Board. (3) In case of a Union territory, the Board shall consist of not less than five and not more than seven members to be nominated by the Central Government under sub-section (1) "(6) In determining the number of members belonging to Shia, Sunni, Bohra, Aghakhani or other backward classes among Muslim communities, the State Government or, as the case may be, the Central Government in case of a Union territory shall have regard to the number and value of Shia, Sunni, Bohra, Aghakhani and other backward classes among Muslim auqaf to be administered by the Board and appointment of the members shall be made, so far as may be, in accordance with such determination.": (c) sub-section (8) shall be omitted.	
12. اصل ایکٹ کی دفعہ 14 میں: (اے) ذیلی دفعات (1)، (14)، (2)، (3) اور (4) کی جگہ درج ذیل ذیلی دفعات شامل کی جائیں گی: "(1) کسی ریاست اور قومی دارالحکومت دہلی کے لیے بورڈ میں زیادہ سے زیادہ گیارہ ارکان ہوں گے، جنہیں ریاستی حکومت نامزد کرے گی: **(نوٹ:** تمام برائی کی جڑ تو یہ پولیٹیکل تقریاں (اپوائنٹمنٹس) ہی ہیں) (اے) ایک صدر؛ **(نوٹ:** جو کہ غالبا غیر مسلم ہی ہوں گے) (بی) (i) ریاست یا قومی دارالحکومت دہلی سے ایک رکن پارلیمان،	دفعہ 14 میں ترمیم بورڈ کے کل ممبران تقریبا 13 ہوں گے جن میں کم از کم دو غیر مسلموں اور دو مسلم خواتین کی شمولیت لازمی کردی گئی۔ نیز وقف بورڈ کے

ممبران سے چیرمین منتخب کرنے کا اختیار چھین لیا گیا اب چیرمین بھی سرکار ہی نامزد کرے گی	(**نوٹ:** جو پہلے مسلمان ہی ہوتے تھے لیکن اب غالبا غیر مسلم ہی ہوں گے) (ii) ریاستی قانون سازیہ کا ایک رکن؛ (**نوٹ:** جو پہلے مسلمان ہی ہوتے تھے لیکن اب غالبا غیر مسلم ہی ہوں گے) (سی) درج ذیل مسلم طبقے سے تعلق رکھنے والے افراد: (**نوٹ:** یہاں لفظ مسلم لکھا ہے اس سے صاف واضح ہوتا ہے کہ اس کے اوپر اور اس کے نیچے تمام لوگ عموما غیر مسلم ہی ہوں گے) (i) ایک متولی جس کے وقف کی سالانہ آمدنی ایک لاکھ روپے یا اس سے زیادہ ہو؛ (ii) اسلامی شریعت سے واقف ایک معروف عالم؛ (iii) میونسپلٹی یا پنچایتوں سے منتخب دو یا زیادہ ارکان: مزید یہ شرط کہ اگر ذیلی شق (i) تا (iii) میں سے کسی زمرے میں کوئی مسلمان رکن دستیاب نہ ہو تو ذیلی شق (iii) کے زمرے سے اضافی ارکان نامزد کئے جا سکتے ہیں؛ (**نوٹ:** تو گویا جو شق مسلمانوں کے لیے رکھی گئی اسے بھی محفوظ نہیں رہنے دیا گیا، اس میں بھی غیر مسلموں کو شامل کیا جاسکتا ہے۔) (ڈی) دو ایسے افراد جنہیں کاروباری نظم و نسق، سماجی خدمت، مالیات یا محصول، زراعت یا ترقیاتی سرگرمیوں میں پیشہ ورانہ تجربہ حاصل ہو؛ (**نوٹ:** جو پہلے مسلمان ہی ہوتے تھے لیکن اب غالبا غیر مسلم ہی ہوں گے) (ای) ریاستی حکومت کا جوائنٹ سکریٹری جو وقف کے امور کا انچارج ہے، وہ بحیثیت عہدہ ممبر ہوگا؛

(**نوٹ**: جو پہلے مسلمان ہی ہوتے تھے لیکن اب غالبا غیر مسلم ہی ہوں گے)

(ایف) متعلقہ ریاست یا مرکز کے زیر انتظام علاقے (یونین ٹیریٹوری) کی بار کونسل کا ایک رکن:

(**نوٹ**: جو پہلے مسلمان ہی ہوتے تھے لیکن اب غالبا غیر مسلم ہی ہوں گے)

نیز یہ شرط بھی کہ شق (سی) کے تحت نامزد کردہ ارکان میں سے دو خواتین ہوں گی؛

نیز یہ شرط بھی کہ اس ذیلی دفعہ کے تحت کل نامزد ارکان (بحیثیت عہدہ ارکان کے علاوہ) میں سے دو غیر مسلم ہوں گے؛

نیز یہ شرط بھی کہ بورڈ میں مسلمانوں کی شیعہ، سنی اور پسماندہ طبقات کی نمائندگی کے لیے کم از کم ایک ایک رکن شامل ہوگا؛

نیز یہ شرط بھی کہ ریاست یا مرکز کے زیر انتظام علاقے میں بوہرہ یا آغاخانیوں کی وقف کی جائیدادیں ہوں، تو ان میں سے بھی ایک ایک رکن کو بورڈ میں نامزد کیا جائے گا؛

نیز یہ شرط بھی کہ وقف (ترمیمی) ایکٹ، 2025 کے نفاذ کے وقت بورڈ کے موجودہ منتخب ارکان اپنی مدت پوری ہونے تک اپنے عہدے پر فائز رہیں گے۔

(2) مرکزی حکومت یا ریاستی حکومت کا کوئی وزیر بورڈ کا رکن نامزد نہیں کیا جائے گا۔

(3) کسی مرکز کے زیر انتظام علاقے (یونین ٹیریٹوری) کی صورت میں بورڈ میں کم از کم پانچ اور زیادہ سے زیادہ سات ارکان ہوں گے، جنہیں ذیلی دفعہ (1) کے تحت مرکزی حکومت نامزد کرے گی۔

"(6) شیعہ، سنی، بوہرہ، آغاخانی یا مسلم برادریوں کے دیگر پسماندہ طبقات سے تعلق رکھنے والے ارکان کی تعداد طے کرتے وقت ریاستی حکومت ، یا مرکز کے زیر انتظام علاقے کی صورت میں مرکزی حکومت، بورڈ کے زیر انتظام شیعہ، سنی، بوہرہ، آغاخانی اور دیگر پسماندہ طبقات کے اوقاف کی تعداد اور مالیت کو مدنظر رکھے گی، اور اسی حساب سے ان طبقوں کے افراد کو بورڈ میں شامل کیا جائے گا (تاکہ ہر طبقے کی مناسب نمائندگی ہو سکے)۔"

نوٹ: دو بہنوں کی موجودگی تو اصل ایکٹ میں بھی لازمی تھی لیکن ان بہنوں کو مسلمان والی شق کے ساتھ مخصوص کیوں کیا گیا؟ جن ممبران کے ساتھ مسلمانوں کی قید نہیں ہیں اس میں دو

خواتین کی شرط کیوں نہیں لگائی گئی ہے تاکہ پروفیشنل شعبوں سے مسلمان بہنیں بھی شامل ہوسکیں؟ اور پھر کیا یہ غیر مسلم بہنوں کے ساتھ تعصب برتنے کے مترادف نہیں ہے؟ (**نوٹ:** یعنی بورڈ کے کل ممبران تقریبا 13 ہوں گے، پہلے بورڈ کے سارے ممبروں کا سوائے ایک کے مسلمان ہونا لازم تھا لیکن اب صرف چار ممبران کے لئے مسلم ہونا لازمی قرار دیا گیا ہے یعنی مسلمانوں کے وقف بورڈ میں غیر مسلموں کی اکثریت ہوسکتی ہے، اب سوچئے کہ کیا وہ اکثریت نفرت کے اس ماحول میں مسلمانوں کے مفاد کے فیصلے کرے گی؟ اور اگر اس اکثریت نے کوئی غلط فیصلہ کیا تو اقلیت میں موجود مسلمان اس فیصلے کو روک پائیں گے؟) (سی) ذیلی دفعہ (8) کو حذف کر دیا جائے گا۔ (**نوٹ:** اس حذف کردہ ذیلی دفعہ 8 کی رو سے وقف بورڈ کی تشکیل یا تشکیل ثانی کے لیے منعقدہ اجلاس میں موجود اراکین ہی اپنے میں کسی ایک کو بورڈ کا صدر چنتے تھے)۔	
13. In section 16 of the principal Act,- (i) for clause (a), the following clauses shall be substituted, namely:- "(a) he is less than twenty-one years of age; (aa) in case of a member under clause (c) of sub-section (1) of section 14, he is not a Muslim;"; (ii) for clause (d), the following clause shall be substituted, namely:- "(d) he has been convicted of any offence and sentenced to imprisonment for not less than two years;".	Amendment of section 16
13۔ اصل قانون کی دفعہ 16 میں— (i) شق (a) کے بدلے درج ذیل شقیں شامل کی جائیں گی، یعنی: "(a) وہ اکیس سال سے کم عمر ہو؛ (aa) اگر وہ دفعہ 14 کی ذیلی دفعہ (1) کی شق (c) کے تحت نامزد رکن ہے، لیکن مسلمان نہیں" (ii) شق (d) کے بدلے درج ذیل شق شامل کی جائے گی، یعنی: "(d) اسے کسی جرم میں سزا یافتہ قرار دے کر کم از کم دو سال کی قید سنائی گئی ہو؛"۔ **نوٹ:** پہلے کسی بھی اخلاقی جرم پر رکنیت ختم ہو جاتی تھی، اب صرف دو سال یا زیادہ سزا پر	دفعہ 16 میں ترمیم شق a کے مطابق کوئی بھی غیر مسلم وقف بورڈ کا ممبر نہیں بن سکتا تھا وہ شق ختم کردی گئی۔

برخاستگی ہوگی؛ ایک سال یا کم سزا پانے والا مجرم بورڈ کا رکن برقرار رہ سکتا ہے، جس سے بدعنوانی کے لیے راستہ ہموار کر دیا گیا ہے۔	
14. In section 17 of the principal Act, in sub-section (1), after the words "shall meet", the words "at least once in every month" shall be inserted.	Amendment of section 17.
14۔ اصل قانون کی دفعہ 17 کی ذیلی دفعہ (1) میں، لفظ "میٹنگ ہوگی" کے بعد الفاظ "کم از کم ماہ میں ایک بار" شامل کیے جائیں گے	دفعہ 17 میں ترمیم
15. Section 20A of the principal Act shall be omitted.	Omission of section 20A.
15۔ اصل قانون کی دفعہ 20A کو حذف کر دیا جائے گا **نوٹ:** یعنی چیئرمین چوں کہ اب سرکار خود اپوائنٹ اور مقرر کرے گی اس لئے اسے ہٹانے کا اختیار ارکان بورڈ کو دینے والی اس دفعہ کو ختم کرکے بد عنوانی کو روکنے کے ایک راستے کو بند کردیا گیا **نوٹ:** وقف بورڈ میں موجود داخلی محدود جمہوریت کو بھی ختم کردیا گیا حالاں کہ وقف بورڈ کی کارکردگی میں بہتری کے لیے ضروری تھا کہ اس اختیار کو باقی رکھا جاتا	دفعہ 20A کا حذف بورڈ کے اندر کے احتسابی اور جمہوری ڈھانچے کو تباہ کر دیا گیا
16. In section 23 of the principal Act, for sub-section (1), the following sub-section shall be substituted, namely:- "(1) There shall be a full-time Chief Executive Officer of the Board to be appointed by the State Government and who shall be not below the rank of Joint Secretary to the State Government.".	Amendment of section 23
16۔ اصل ایکٹ کی دفعہ 23 کی ذیلی دفعہ(1) کو تبدیل کر کے مندرجہ ذیل ذیلی دفعہ کو شامل کیا جائے گا: "(1) بورڈ کا ایک فل ٹائم چیف ایگزیکٹیو آفیسر ہوگا جسے ریاستی حکومت مقرر کرے گی اور وہ ریاستی حکومت کے جوائنٹ سیکرٹری کے عہدے سے کم درجہ کا نہیں ہوگا۔" (**نوٹ:** کیا جوائنٹ سکریٹری کے پاس کبھی اتنا موقع ہوگا کہ وہ کسی میٹنگ میں بھی شریک ہو سکے؟ ڈپٹی سکریٹری جنہیں وقف ایکٹ 1995 کے مطابق فل ٹائم سی ای او بنایا گیا ہے وہ بھی مہینوں وقت نہیں نکال پاتے بیٹھنے کے لیے تو پھر اس سے اوپر کے رینک والے سکریٹری جن کے پاس	دفعہ 23 میں ترمیم پہلے سی ای او کا مسلمان ہونا لازم تھا اب لازمی نہیں، اس لیے سی ای او عموماً غیر مسلم ہوں

پہلے ہی ڈھیر ساری ذمہ داریاں ہوتی ہیں، وہ کیسے وقت دے پائیں گے؟ اور فرض کریں وہ وقت دیں بھی، تو سب کو معلوم ہے کہ ان کا جھکاؤ کس جانب ہے، ایسے میں کون ان کے سامنے کھل کر اپنا مدعا رکھ پائے گا؟	گے
17. In section 28 of the principal Act, for the words "be responsible for implementation of the decisions of the Board which may be", the words "implement the decision of the Board within forty-five days from the date it is" shall be substituted.	Amendment of section 28
17۔ اصل ایکٹ کی دفعہ 28 میں، الفاظ "بورڈ کے فیصلوں پر عمل در آمد اور نافذ کرنے کے ذمہ دار ہوں گے" کی جگہ "بورڈ کے فیصلے کے بعد سے 45 دنوں کے اندر نافذ کریں گے" لکھا جائے گا۔ **نوٹ**: اگر 45 دنوں کے اندر تنفیذ نہیں ہوئی تو کیا فیصلے کا اختیار (جوریسڈکشن) تبدیل ہو جائے گا؟ اگر نہیں تو کیا حکومت کوئی تادیبی کاروائی کرے گی؟ اگر نہیں تو 45 دن کی شرط کیوں لگائی گئی ہے؟	پہلے ڈی ایم پر بورڈ کے فیصلے نافذ کرنا ضروری قرار دیا گیا تھا اب وقت کی تحدید کردی گئی کہ 45 دنوں کے اندر نافذ کرنا ہوگا
18. In section 30 of the principal Act, in sub-section (2), for the words and figures "section 76 of the Indian Evidence Act, 1872", the words and figures "section 75 of the Bharatiya Sakshya Adhiniyam, 2023" shall be substituted.	Amendment of section 30.
18۔ اصل ایکٹ کی دفعہ 30 کی ذیلی دفعہ (2) میں، "انڈین ایویڈنس ایکٹ، 1872 کے سیکشن 76" کی جگہ "بھارتیہ ساکشیا ادھینیام، 2023 کا سیکشن 75" لکھا جائے گا۔ (**نوٹ**: اور وہ تمام تبدیلیاں جو اس نئے قانون میں لائی گئی ہیں وہ رائج ہو جائیں گی جس پر ابھی ہم لوگوں نے تحقیق نہیں کی ہے)	
19. In section 32 of the principal Act, (a) in sub-section (2), in clause (e), the Explanation and the proviso shall be omitted; (b) in sub-section (3), the words "and the decision of the Tribunal thereon shall be final" shall be omitted.	Amendment of section 32.
19۔ اصل ایکٹ کی دفعہ 32 میں:	دفعہ 32 میں ترمیم

(a) ذیلی دفعہ (2) میں، شق (e) کی وضاحت اور شرط حذف کر دی جائے گی؛ (**نوٹ**: اس شق کے مطابق وقف کی زائد آمدنی کا استعمال و انتظام پہلے وقف بورڈ کی ذمہ داریوں میں شامل تھا لیکن اس شق کو ختم کردیا گیا تاکہ حکومت اب یہ آمدنی اپنے اختیار میں لے لے) (b) ذیلی دفعہ (3) میں، الفاظ "اور اس پر ٹریبونل کا فیصلہ حتمی ہوگا" حذف کردیا جائے گا۔ (**نوٹ 2**: ٹریبونل کے فیصلے کے بعد یہ اختیار موجود تھا کہ کوئی بھی ریویو پٹیشن کو لے کر ہائی کورٹ چلا جائے؛ لیکن اس تبدیلی کے بعد اب کوئی بھی شخص پوری اپیل کو دوبارہ سننے کے لیے ہائی کورٹ لے کر جاسکے گا جس میں دوبارہ سے سالوں خرچ ہوں گے)	وقف کی ذمہ داریوں سے 'وقف کی زائد آمدنی کے استعمال و انتظام کو' ختم کردیا گیا
20. In section 33 of the principal Act, (a) in sub-section (4), in the proviso, the words, brackets and figure "and the Tribunal shall have no power to make any order staying pending the disposal of the appeal, the operation of the order made by the Chief Executive Officer under sub-section (3)" shall be omitted; (b) sub-section (6) shall be omitted.	Amendment of section 33
20۔ اصل ایکٹ کی دفعہ 33 میں، (a) ذیلی دفعہ (4) میں، شرط (وضاحتی شق) کے درج ذیل الفاظ، بریکٹ اور عدد کو حذف کر دیا جائے گا: "اور ٹریبونل کے پاس یہ اختیار نہیں ہوگا کہ وہ اپیل کے فیصلے تک ذیلی دفعہ (3) کے تحت چیف ایگزیکٹیو آفیسر کے جاری کردہ حکم کے نفاذ کو مؤخر کرنے کا کوئی حکم جاری کرسکے" (b) ذیلی دفعہ (6) کو حذف کر دیا جائے گا۔ **نوٹ**: وقف ٹریبونل کو یہ اختیار دے دیا گیا ہے کہ وہ بورڈ یا سی ای او کے کسی بھی حکم — چاہے وہ انتظامی نوعیت کا معمولی فیصلہ ہی کیوں نہ ہو — پر عمل درآمد کو مؤخر کرسکے؛ اس سے وقف بورڈ کی انتظامی خودمختاری کو تباہ کر دیا گیا ہے اور روزمرہ کے معمولی انتظامی امور تک میں عدالتی مداخلت کا دروازہ کھول دیا گیا ہے، جس سے وقف نظام مسلسل مفلوج ہو سکتا ہے۔	دفعہ 33 میں ترمیم پہلے ٹریبونل کو سی ای او کے عملی امور پر اختیار نہیں تھا، اب ہے — جس کے باعث معمولی سے معمولی معاملہ بھی عدالتوں اور ٹریبونلوں میں گھسیٹا جائے گا۔
21. In section 36 of the principal Act (a) after sub-section (1), the following sub-section shall be inserted, namely:-	Amendment of section 36

"(1A) On and from the commencement of the Waqf (Amendment) Act, 2025, no waqf shall be created without execution of a waqf deed."; (b) in sub-section (3).- (i) in the opening portion, for the words "in such form and manner and at such place as the Board may by regulation provide", the words "to the Board through the portal and database" shall be substituted; (ii) for clause (f), the following clause shall be substituted, namely:- "(f) any other particulars as may be prescribed by the Central Government."; (c) in sub-section (4), the words "or if no such deed has been executed or a copy thereof cannot be obtained, shall contain full particulars, as far as they are known to the applicant, of the origin, nature and objects of the waqf shall be omitted; (d) for sub-section (7), the following sub-sections shall be substituted, namely:- "(7) On receipt of an application for registration, the Board shall forward the application to the Collector having jurisdiction to inquire the genuineness and validity of the application and correctness of any particulars therein and submit a report to the Board Provided that if the application is made by any person other than the person administering the waqf, the Board shall, before registering the waqf, give notice of the application to the person administering the waqf and shall hear him if he desires to be heard.	
21۔ اصل ایکٹ کی دفعہ 36 میں: (a) ذیلی دفعہ (1) کے بعد مندرجہ ذیل ذیلی دفعہ شامل کی جائے گی: "(1A) وقف ایکٹ 2025 کے نفاذ کے بعد سے، کوئی بھی وقف کسی وقف ڈیڈ کے بغیر قائم نہیں کیا جائے گا۔" (**نوٹ:** شریعت میں زبانی طور پر بھی وقف کیا جا سکتا ہے اس لیے وقف ڈیڈ کو لازم کرنا صراحتا شریعت کی خلاف ورزی ہے اور بنیادی حقوق کی دفعہ 25 اور 26 کی خلاف ورزی ہے جس کے تحت مذہب پر عمل کرنے کی آزادی اور مذہبی امور کے انتظام کی آزادی ہمیں حاصل ہے۔) (b) ذیلی دفعہ (3) میں: (i) ابتدائی حصے میں، "بورڈ کے فراہم کردہ ضابطے کے تحت طے کی گئی جگہ، طریقے اور شکل کے مطابق "کے الفاظ کی جگہ "بورڈ کو پورٹل اور ڈیٹا بیس کے ذریعے" لکھا جائے گا؛ (ii) دفعہ (1) کی جگہ مندرجہ ذیل دفعہ شامل کی جائے گی: "(f) کوئی اور تفصیلات جو مرکزی حکومت طے کرے۔"	دفعہ 36 میں ترمیم وقف کے قیام اور رجسٹریشن کے لئے پہلے وقف ڈیڈ اختیاری تھا اب اس کو لازم کردیا گیا جانچ کا سارا اختیار وقف بورڈ سے چھین کر کلکٹر کو دے دیا

BIHAR ODISHA & JHARKHAND Phulwari Sharif, Patna 801505, Bihar (India)

(**نوٹ:** اس کے ذریعے مرکزی حکومت کو امتیازی اختیارات حاصل ہو جائیں گے کہ وہ کوئی غیر معقولی چیز بھی طلب کرے تو متولی حضرات کو وہ دینا پڑے گا) (c) ذیلی دفعہ (4) میں مذکورہ الفاظ حذف کر دیے جائیں گے؛ "یا اگر ایسا کوئی ڈیڈ نہیں بنایا گیا ہے یا اس کی نقل حاصل نہیں کی جا سکتی، تو درخواست کنندہ شخص کو وقف کے آغاز، نوعیت اور مقصد کی حتی الامکان مکمل تفصیلات فراہم کرنی چاہیے" (d) ذیلی دفعہ (7) کو مندرجہ ذیل نئی ذیلی دفعہ سے تبدیل کیا جائے گا: "(7) رجسٹریشن کی درخواست موصول ہونے پر، بورڈ کلکٹر کو درخواست بھیجے گا تاکہ وہ درخواست کی صداقت، درستگی اور اس میں دی گئی کسی بھی تفصیل کی جانچ پڑتال کرے اور بورڈ کو رپورٹ پیش کرے۔ (**نوٹ:** اگر وقف بورڈ کے تمام اختیارات کو محدود کرکے صرف ایک پوسٹ آفس کی مانند بنادینا ہے جس کا کام فقط پیغامات کو آگے بڑھانا ہے تو اس کا سی ای او جوائنٹ سکریٹری کو کیوں بنایا جا رہا ہے؟) مزید یہ شرط کہ اگر درخواست کسی ایسے شخص نے دی ہو جو وقف کا منتظم نہیں ہے، تو وقف بورڈ رجسٹر کرنے سے پہلے درخواست کے بارے میں وقف کے منتظم کو اطلاع (نوٹس) دے گا اور اگر منتظم اپنی عرضی پیش کرنا چاہے تو اس کی سماعت کرے گا۔"	گیا
(7A): [In section 36 of the principal Act, after sub-section 7] Where the Collector in his report mentions that the property, wholly or in part, is in dispute or is a Government property, the waqf in relation to such part of property shall not be registered, unless the dispute is decided by a competent court."; (e) in sub-section (8), the proviso shall be omitted; (f) after sub-section (8), the following sub-sections shall be inserted, namely:- "(9) The Board, on registering a waqf, shall issue the certificate of registration to the waqf through the portal and database.	
"(7A) جہاں کلکٹر اپنی رپورٹ میں بتائے کہ یہ جائیداد جزوی یا مکمل طور پر متنازعہ ہے یا یہ سرکاری جائیداد ہے، تو ایسی جائیداد کا وقف اس مخصوص حصے کے لیے رجسٹر نہیں کیا جائے گا جب تک کہ تنازعہ کسی مجاز عدالت کے ذریعے حل نہ ہو جائے۔"	اگر وقف کی کسی بھی زمین کو کلکٹر نے متنازع بتایا تو

(**نوٹ**: پہلے وقف کے تمام فیصلے مخصوص وقف ٹریبونل میں ہوتے تھے، لیکن اب دفعہ 83 میں ترمیم کر کے یہ شرط ہٹا دی گئی ہے۔ "مجاز عدالت" کا مطلب یہ ہوگا کہ فیصلہ وقف ٹریبونل، کوئی اور ٹریبونل، یا ہائی کورٹ بھی کر سکتی ہے۔ اس سے وقف کے تحفظ کے لیے بنایا گیا وقف ٹریبونل غیر ضروری ہوتا چلا جائے گا اور بالآخر ختم کردیا جائے گا) (e) ذیلی دفعہ (8) والی شرط (وضاحتی شق) حذف کر دی جائے گی؛ (f) ذیلی دفعہ (8) کے بعد مندرجہ ذیل نئی ذیلی دفعہ درج کی جائے گی: "(9) رجسٹریشن کے بعد وقف بورڈ اس وقف رجسٹریشن کا سرٹیفکیٹ پورٹل اور ڈیٹا بیس کے ذریعے جاری کرے گا۔	اب وقف بورڈ اس کا رجسٹریشن کر ہی نہیں سکتا
(10) [In section 36 of the principal Act, after sub-section 9] No suit, appeal or other legal proceeding for the enforcement of any right on behalf of any waqf which have not been registered in accordance with the provisions of this Act, shall be instituted or commenced or heard, tried or decided by any court after expiry of a period of six months from the commencement of the Waqf (Amendment) Act, 2025: Provided that an application may be entertained by the court in respect of such suit, appeal or other legal proceedings after the period of six months specified under this sub-section, if the applicant satisfies the court that he has sufficient cause for not making the application within such period.".	
(10) (اصل ایکٹ کی دفعہ 36 میں ذیلی دفعہ 9 کے بعد): اگر کوئی وقف اس قانون کی دفعات کے مطابق رجسٹرڈ نہیں ہے، تو اس کے حق میں کوئی بھی مقدمہ، اپیل یا قانونی کارروائی وقف (ترمیمی) ایکٹ 2025 کے نافذ ہونے کے چھ ماہ بعد نہ تو دائر کی جا سکے گی، نہ ہی کسی عدالت میں سنی یا چلائی جا سکے گی، اور نہ ہی اس پر کوئی فیصلہ دیا جائے گا۔ مزید یہ شرط کہ اگر درخواست گزار عدالت کو یہ ثابت کردے کہ اس نے اس مدت میں درخواست کیوں نہیں دی اور مطمئن کردے، تو عدالت اس درخواست کو چھ ماہ کی مدت کے بعد بھی سن سکتی ہے۔" (**نوٹ**: وقف کا قانون انگریزوں نے 1864 میں بنایا، مگر آج تک بہار کے صرف 862 قبرستان رجسٹر ہو سکے، حالانکہ یہاں 45,103 ہزار گاؤں ہیں اور تقریباً ہر گاؤں میں ایک قبرستان ہے۔ کیا	غیر رجسٹرڈ وقف پر وقف کی حیثیت بحال کرنے کے لئے کورٹ کا دروازہ مکمل بندکردیا گیا

صرف ایک ٹیکنیکل وجہ سے اللہ کی مخلوق کی خدمت کے لیے وقف کی گئی جائیداد ختم ہو جائے گی؟ رجسٹریشن کے لیے مکمل دستاویزات درکار ہیں، مگر کیا ہر متولی کے پاس انگریزی، انٹرنیٹ اور دستاویزی علم ہے؟ کیا تمام متولیوں تک یہ خبر پہنچادی گئی ہے کہ اب رجسٹریشن لازمی ہے اور یہ کام چھ ماہ میں مکمل ہونا چاہیے؟)	
22. In section 37 of the principal Act,- (a) in sub-section (1), (i) in the opening portion, after the word "particulars", the words "in such manner as prescribed by the Central Government" shall be inserted; (ii) in clause (1), for the words "provided by regulations", the words "prescribed by the Central Government" shall be substituted; (b) in sub-section (3), after the words "land record office shall", the words "before deciding mutation in the land records, in accordance with revenue laws in force, shall give a public notice of ninety days, in two daily newspapers circulating in the localities of such area of which one shall be in the regional language and give the affected persons an opportunity of being heard, then" shall be substituted.	Amendment of section 37.
22۔ اصل ایکٹ کی دفعہ 37 میں، (a) ذیلی دفعہ (1) میں، (i) ابتدائی حصے میں، "تفصیلات" کے بعد "جس قسم کی بھی تفصیلات مرکزی حکومت کی جانب سے طے کئے جائیں" کے الفاظ شامل کیے جائیں گے؛ (ii) شق (f) میں، "ضابطوں کے ذریعہ فراہم کردہ" کے الفاظ کی جگہ "مرکزی حکومت کے ذریعہ تجویز کردہ" کے الفاظ استعمال کیے جائیں گے؛ (b) ذیلی دفعہ (3) میں، "زمین ریکارڈ دفتر" کے بعد، " موجودہ مالگزاری (ریونیو) قوانین کے مطابق زمین کے ریکارڈ میں تبدیلی (میوٹیشن) کا فیصلہ کرنے سے پہلے متعلقہ علاقے کے دو روزنامہ اخبارات میں — جن میں سے ایک مقامی زبان میں ہوگا — نوّے (90) دن کا عوامی اعلان دیا جائے گا، اور متاثرہ افراد کو اپنی بات رکھنے کا موقع ملے گا، پھر..." کے الفاظ درج کیے جائیں گے۔ **(نوٹ:** کسی کی بھی ذاتی ملکیت ہو تو اس طرح کی احتیاط نہیں بر تی جاتی اور نہ ہی کسی اور رفاہی ٹرسٹ یا اینڈاؤمنٹ میں اتنی احتیاط بر تی جاتی ہے لیکن اس ایکٹ میں اس بات کا خیال	دفعہ 37 میں ترمیم وقف کے رجسٹریشن کے لئےفراہم کی جانے والی تفصیلات اور ضابطے وقف بورڈ کی جگہ اب مرکزی حکومت طے کرے گی یعنی اکثر اختیارات مرکزی حکومت کو منتقل کئے جارہے ہیں

رکھا گیا ہے کہ ہر ایک وقف کی جائیداد کے رجسٹریشن میں اتنا روڑے اٹکا دیئے جائیں کہ متولی یا واقف وقف کو رجسٹر ہی نہ کراپائے۔)	
23. Section 40 of the principal Act shall be omitted	Omission of section 40.
23۔ سیکشن 40 کو منسوخ کر دیا جائے گا۔ (**نوٹ:** یہ دفعہ وقف بورڈ کو سب سے زیادہ مضبوط کرتی تھی، اس دفعہ کے مطابق وقف بورڈ کو اختیار تھا کہ اگر کسی جائیداد کے وقف ہونے کا شبہ ہو، تو وہ سرکل آفیسر وغیرہ کی مدد سے خود تحقیق کر کے فیصلہ کرے کہ وہ جائیداد وقف ہے یا نہیں، اور اگر ہے تو سنی ہے یا شیعہ۔ بورڈ کا فیصلہ، جب تک ٹریبونل اسےمنسوخ یا ترمیم نہ کرے، حتمی مانا جاتا تھا۔ اگر کسی ٹرسٹ یا سوسائٹی کے زیر انتظام کسی جائیداد کے بارے میں بورڈ کو اندازہ ہو کہ یہ وقف ہے، تو بورڈ تحقیقات کے بعد اسے بطور وقف رجسٹر کرانے یا وضاحت دینے کا نوٹس دے سکتا تھا اور ٹرسٹ کی وضاحت کے بعد بورڈ جو فیصلہ کرتا، وہ بھی ٹریبونل کی مداخلت تک حتمی ہوا کرتا تھا لیکن اب یہ دفعہ ختم کردی گئی)	دفعہ 40 کا حذف بورڈ کی سب سے اہم ذمہ داری اور سب سے بڑی طاقت ختم کر دی گئی۔
24. In section 46 of the principal Act, in sub-section (2), (a) for the word "July", at both the places where it occurs, the word "October" shall be substituted; (b) for the words "in such form and containing such particulars as may be provided by regulations by the Board of all moneys received", the words "in such form and manner and containing such particulars as may be prescribed by the Central Government, of all moneys received from any source" shall be substituted.	Amendment of section 46.
24۔ اصل ایکٹ کی دفعہ 46 کی ذیلی دفعہ (2) میں، (a) لفظ "جولائی" کی جگہ "اکتوبر" استعمال کیا جائے گا، جہاں جہاں یہ لفظ آیا ہو؛ (b) الفاظ " بورڈ کے ضابطوں کے مطابق تیار کردہ فارمیٹ اور تفصیلات کے ساتھ موصول شدہ تمام رقوم کا حساب فراہم کیا جائے" کی جگہ " مرکزی حکومت کے طے کردہ فارمیٹ اور تفصیلات کے ساتھ کسی بھی ذریعے سے موصول شدہ تمام رقوم کا حساب فراہم کیا جائے "کے الفاظ	دفعہ 46 میں ترمیم آمدنی اور خرچ کا مکمل حساب جولائی کے بجائے اکتوبر میں دینا ہوگا

استعمال کیے جائیں گے۔	اس کے ضوابط بھی بورڈ نہیں مرکزی حکومت طے کرے گی
25. In section 47 of the principal Act, (a) in sub-section (1).- (i) in clause (a), (A) for the words "fifty thousand rupees", the words "one lakh rupees" shall be substituted;	Amendment of section 47
25۔ اصل ایکٹ کی دفعہ 47 میں: (a) ذیلی دفعہ (1) میں، (i) شق (a) میں، (A) "پچاس ہزار روپے" کی جگہ "ایک لاکھ روپے" استعمال کیے جائیں گے؛ **نوٹ:** اکاؤنٹ آڈٹ کے لئے ایک لاکھ سے کم کی سالانہ آمدنی والے اوقاف کو صرف اکاؤنٹ اسٹیٹمنٹ جمع کرانا کافی ہوگا پہلے یہ پچاس ہزار تھا۔	دفعہ 47 میں ترمیم
(B)[In section 47 of the principal Act, sub-section 1, clause) after the words "appointed by the Board", the following shall be inserted, namely: "from out of the panel of auditors prepared by the State Government: Provided that the State Government shall, while preparing such panel of auditors, specify the remuneration to be paid to such auditors;"; (ii) for clause (b), the following clause shall be substituted, namely:- "(b) the accounts of the waqf having net annual income exceeding one lakh rupees shall be audited annually, by an auditor appointed by the Board from out of the panel of auditors as specified in clause (a);"; (iii) in clause (c), the following proviso shall be inserted, namely:- "Provided that the Central Government may, by order, direct the audit of any waqf at any time by an auditor appointed by the Comptroller and Auditor-General of India, or by any officer designated by the Central Government for that purpose."; (b) after sub-section (2), the following sub-section shall be inserted, namely: "(2A) On receipt of the report under sub-section (2), the Board	

shall publish the audit report in such manner as may be prescribed by the Central Government."; (c) in sub-section (3), both the provisos shall be omitted.	
(اصل قانون کی دفعہ 47 کی ذیلی دفعہ (1) کی شق) (B): "بورڈ کے ذریعہ مقرر کردہ" کے بعد یہ الفاظ شامل کیے جائیں گے: "جسے بورڈ ریاستی حکومت کی جانب سے تیار کردہ آڈیٹرز کی فہرست (پینل) میں سے مقرر کرے گا؛ نیز ریاستی حکومت آڈیٹرز (محاسبین) کے پینل کو تیار کرتے وقت ان آڈیٹرز کو ادا کئے جانے والے معاوضے کی وضاحت کرے گی؛" (ii) شق (b) کی جگہ یہ شق شامل کی جائے گی: "(b) ایسے اوقاف جن کی سالانہ خالص آمدنی ایک لاکھ روپے سے زائد ہو، ان کا ہر سال آڈیٹ کیا جائے گا، اور یہ آڈٹ بورڈ کی جانب سے شق (a) میں بیان کردہ آڈیٹرز کی فہرست میں سے کسی آڈیٹر کے ذریعے کرایا جائے گا (iii) کلاز (c) میں، یہ شرط (وضاحتی شق) شامل کی جائے گی: "مزید یہ شرط کہ مرکزی حکومت کبھی بھی کسی بھی وقف کا آڈٹ کر سکتی ہے اور یہ آڈٹ بھارت کے کمپٹرولر اینڈ آڈیٹر جنرل (ناظر حسابات و محاسب عام) (CAG) کی طرف سے مقرر کردہ آڈیٹر یا مرکزی حکومت کی طرف سے نامزد کسی افسر کے ذریعے کیا جا سکتا ہے؛" (b) ذیلی دفعہ (2) کے بعد یہ ذیلی دفعہ شامل کی جائے گی: "(2A) وقف بورڈ دفعہ (2) کے تحت رپورٹ موصول ہونے پر، مرکزی حکومت کے مقرر کردہ طریقے کے مطابق، آڈٹ رپورٹ کو شائع کرے گا؛" (c) ذیلی دفعہ (3) میں دونوں شرطوں (وضاحتی شق) کو منسوخ کردیا جائے گا۔	پہلے وقف اکاؤنٹ کے آڈٹ کا اختیار وقف بورڈ اور ریاستی حکومت کو تھا اب اس ایکٹ کے ذریعے مرکزی حکومت کو بھی ہر جگہ مداخلت کا موقع ملے گا اور اسے کسی بھی وقف کے آڈٹ کا اختیار دیا جارہا ہے
26. In section 48 of the principal Act- (a) after sub-section (2), the following sub-section shall be inserted, namely: "(2A) The proceedings and orders of the Board under sub-section (1) shall be published in such manner as may be prescribed by the Central Government."; (b) in sub-section (3), the words, brackets and figure "and the Tribunal shall not have any power to stay the operation of the order made by the Board under sub-section (1)" shall be omitted; (c) sub-section (4) shall be omitted.	Amendment of section 48.

26۔ اصل ایکٹ کی دفعہ 48 میں، (a) ذیلی دفعہ (2) کے بعد درج ذیل نئی ذیلی دفعہ شامل کی جائے گی: "(2A) ذیلی دفعہ (1) کے تحت انجام دی جانے والی بورڈ کی کارروائیوں اور احکامات کو مرکزی حکومت کے مقرر کردہ طریقے کے مطابق شائع کیا جائے گا۔" (b) ذیلی دفعہ (3) میں سے یہ الفاظ، قوسین اور عدد حذف کیے جائیں گے: "اور ٹریبونل کو بورڈ کے ذیلی دفعہ (1) کے تحت دیے گئے حکم کے نفاذ کو روکنے کا کوئی اختیار حاصل نہ ہوگا" (c) ذیلی دفعہ (4) کو منسوخ کر دیا جائے گا۔ **نوٹ**: اس دفعہ کو ختم کرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ اب ہر متولی بورڈ کے کسی بھی فیصلے کو چیلنج کر کے اسے ٹریبونل میں لے جا سکے گا۔ چونکہ نئے قانون کے تحت نہ صرف نظرثانی بلکہ اپیل کی بھی اجازت دی گئی ہے، اس لیے بورڈ کے معمولی فیصلے بھی رُک جائیں گے اور قانونی چارہ جوئی کے باعث عمل درآمد سالوں تک لٹک سکتا ہے، حتیٰ کہ معاملہ سپریم کورٹ تک جا پہنچے گا۔	دفعہ 48 میں ترمیم مرکزی حکومت کے لئے مداخلت کی ایک اور راہ ہموار کی جارہی ہے کہ اب بورڈ کی کاروائیاں کہاں اور کیسے شائع ہوں گی یہ بھی مرکزی حکومت طے کرے گی
27. After section 50 of the principal Act, the following section shall be inserted, namely: "50A. A person shall not be qualified for being appointed, or for continuing as, a mutawalli, if he (a) is less than twenty-one years of age; (b) is found to be a person of unsound mind; (c) is an undischarged insolvent; (d) has been convicted of any offence and sentenced to imprisonment for not less than two years; (e) has been held guilty of encroachment on any waqf property; (f) has been on a previous occasion- (i) removed as a mutawalli; or (ii) removed by an order of a competent court or Tribunal from any position of trust either for mismanagement or for corruption.".	Insertion of new section 50A. Disqualification of mutawalli
27۔ اصل ایکٹ کی دفعہ 50 کے بعد، یہ دفعہ شامل کی جائے گی: "50A۔ کوئی شخص متولی مقرر ہونے یا اس عہدے پر برقرار رہنے کا اہل نہیں ہوگا، اگر وہ: (a) اکیس سال سے کم عمر کا ہو؛	نئی دفعہ 50A کا اندراج – متولی کی نااہلی

(b) مجنون ہو؛ (c) دیوالیہ ہوگیا ہو (قرضوں کی ادائیگی سے قاصر) اور اس کے دیوالیہ کی حیثیت ابھی ختم نہ ہوئی ہو" **(d) کسی جرم میں مجرم ثابت ہو اور اسے کم از کم دو سال قید کی سزا دی گئی ہو؛** (e) کسی وقف کی املاک پر قبضہ کرنے کا مجرم ٹھہرایا گیا ہو؛ (f) اس سے پہلے: (i) بطور متولی برطرف کیا گیا ہو؛ یا (ii) بدانتظامی یا بدعنوانی کی بنیاد پر کسی مجاز عدالت یا ٹریبونل کے حکم سے کسی بھی امانت دارانہ عہدے سے برطرف کیا گیا ہو۔" **نوٹ:** پہلے جرم ثابت ہونے پر سزا ملتے ہی بورڈ کو یہ اختیار تھا کہ وہ اس کی متولیت کو ختم کردے اب دو سال کی قید بڑھادی گئی یعنی ایک سال کا سزا یافتہ مجرم بھی متولی علی حالہ باقی رہے گا۔	متولی کی ذمہ داریوں پر مشتمل دفعہ میں اسے ﴿متولی کو﴾ ہٹانے کے لیے ایسی دفعات بھی شامل کردی گئیں جو شرعاً صحیح نہیں ہیں مثلاً بالغ کی قید کے بجائے اکیس سال کی قید لگانا
28. In section 51 of the principal Act, in sub-section (1A), in the second proviso, for the words and figures "the Land Acquisition Act, 1894", the words and figures "the Right to Fair Compensation and Transparency in Land Acquisition, Rehabilitation and Resettlement Act, 2013" shall be substituted.	Amendment of section 51.
28۔ اصل ایکٹ کی دفعہ 51 میں: ذیلی دفعہ (1A) کی دوسری شرط (وضاحتی شق) میں، "زمین کی حصولی کا ایکٹ، 1894" کے الفاظ اور اعداد "مناسب معاوضے کے حق اور اراضی کے حصول، بحالی اور باز آباد کاری میں شفافیت کا قانون، 2013" سے بدل دیے جائیں گے۔	دفعہ 51 میں ترمیم
29. In section 52 of the principal Act, in sub-section (4), the words "and the decision of the Tribunal on such appeal shall be final" shall be omitted.	Amendment of section 52.
29۔ اصل ایکٹ کی دفعہ 52 کی ذیلی دفعہ (4) میں، "اور ٹریبونل کا اس اپیل پر فیصلہ حتمی ہوگا" کے الفاظ کو حذف کر دیا جائے گا۔	دفعہ 52 میں ترمیم

(نوٹ: ٹریبونل کے فیصلوں کو ہمیشہ ہائی کورٹ میں ریویو پٹیشن کے ذریعے چیلنج کیا جا سکتا تھا لیکن کچھ شرپسند ہندوتوا وادی وکیلوں نے یہ جھوٹ پھیلا رکھا ہے کہ ٹریبونل کے فیصلے کو سپریم کورٹ تک میں چیلنج نہیں کیا جاسکتا۔)	
30. In section 52A of the principal Act,— (a) in sub-section (1),— (i) for the words "rigorous imprisonment", the word "imprisonment" shall be substituted; (ii) in the proviso, for the words "be vested in the Board", the words "be reverted back to the waqf" shall be substituted; (b) sub-section (2) shall be omitted; (c) sub-section (4) shall be omitted.	Amendment of section 52A.
30۔ اصل ایکٹ کی دفعہ 52A میں، (a) ذیلی دفعہ (1) میں، (i) "قید با مشقت" کے الفاظ کی جگہ "قید" کے الفاظ استعمال کیے جائیں گے؛ (ii) شرط (وضاحتی شق) میں، "بورڈ کے حوالے کیے جائیں گے" کے الفاظ کی جگہ "وقف کے پاس واپس کر دیے جائیں گے" کے الفاظ استعمال کیے جائیں گے؛ (b) ذیلی دفعہ (2) کو منسوخ کر دیا جائے گا؛ (نوٹ: عام طور پر ذاتی فرد کی زمین میں خورد برد پر دفعہ 420 یعنی فراڈ کے تحت ناقابل ضمانت وارنٹی جاری ہوتا ہے اور یہاں تو اجتماعی زمین کا مسئلہ ہے جس سے ایک فرد نہیں کئی افراد متاثر ہوتے ہیں، ایسے میں سزا تو اور سخت ہونی چاہئے تھی لیکن اس کی سزا کم کیوں کی جا رہی ہے؟) (c) ذیلی سیکشن (4) کو منسوخ کر دیا جائے گا۔ نوٹ: "جس کے تحت میٹروپولیٹن مجسٹریٹ یا فرسٹ کلاس جوڈیشل مجسٹریٹ سے کم درجے کی کسی عدالت کو اس دفعہ کے تحت کسی قابل سزا جرم کی سماعت کا اختیار نہیں تھا اب اسے ختم کر دیا گیا	دفعہ 52A میں ترمیم وقف پر قبضہ ختم کرنے کے نام پر ایکٹ بنایا اور ناجائز قبضہ کرنے والوں کی سزا میں تخفیف کر دی گئی، کیا تضاد ہے!
31. In section 55A of the principal Act, in sub-section (2), in the proviso, the words "and the decision of the Tribunal thereon shall be final" shall be omitted.	Amendment of section 55A.

31۔ اصل ایکٹ کی دفعہ 55A کی ذیلی دفعہ (2) میں موجود شرط (وضاحتی شق) میں، "اور ٹریبونل کا اس پر فیصلہ حتمی ہوگا" کے الفاظ کو حذف کر دیا جائے گا۔	دفعہ 55A میں ترمیم
32. In section 61 of the principal Act,— (a) in sub-section (1),— (i) clauses (e) and (f) shall be omitted; (ii) for the long line, the following shall be substituted, namely:— "he shall, unless he satisfies the court or the Tribunal that there was reasonable cause for his failure, be punishable with a fine which shall not be less than twenty thousand rupees but which may extend to fifty thousand rupees."; (b) after sub-section (1), the following sub-section shall be inserted, namely:— "(1A) If a mutawalli fails to— (i) deliver possession of any waqf property, if ordered by the Board or the Tribunal; (ii) carry out the directions of the Collector or the Board; (iii) do any other act which he is lawfully required to do by or under this Act; (iv) provide statement of accounts under section 46; (v) upload the details of waqf under section 3B, he shall be punishable with imprisonment for a term which may extend to six months and also with a fine which shall not be less than twenty thousand rupees but which may extend to one lakh rupees."; (c) in sub-section (5), for the words and figures "the Code of Criminal Procedure, 1973", the words and figures "the Bharatiya Nagarik Suraksha Sanhita, 2023" shall be substituted.	Amendment of section 61.
32۔ اصل ایکٹ کی دفعہ 61 میں، (a) ذیلی دفعہ (1) میں، (i) (e) اور (f) کی شقیں حذف کر دی جائیں گی؛ (ii) طویل لائن کی جگہ مندرجہ ذیل الفاظ استعمال کیے جائیں گے: "وہ، جب تک کہ عدالت یا ٹریبونل کو یہ مطمئن نہ کرے کہ اس کی ناکامی کے لیے معقول وجہ تھی، ایک جرمانہ کی سزا کا مستحق ہوگا جو کم از کم بیس ہزار روپے ہو، مگر یہ پچاس ہزار روپے تک جا سکتا ہے۔"؛ (b) ذیلی دفعہ (1) کے بعد مندرجہ ذیل ذیلی سیکشن شامل کیا جائے گا:	دفعہ 61 میں ترمیم

"(1A) اگر کوئی متولی: (i) بورڈ یا ٹریبونل کے حکم کے مطابق کسی وقف کی ملکیت حاصل کرنے میں ناکام ہو (ii) کلیکٹر یا بورڈ کی ہدایات پر عمل کرنے میں ناکام ہو؛ (iii) کوئی اور ایسا عمل کرنے میں ناکام ہو جس کے لیے وہ اس ایکٹ کے تحت قانوناً ذمہ دار ہو؛ (iv) سیکشن 46 کے تحت اکاؤنٹ اسٹیٹمنٹ فراہم کرنے میں ناکام ہو؛ (v) سیکشن 3B کے تحت وقف کی تفصیلات اپ لوڈ کرنے میں ناکام ہو؛ تو وہ چھ ماہ تک قید کی سزا کا مستحق ہوگا اور اس پر کم از کم بیس ہزار روپے سے ایک لاکھ روپے تک کا جرمانہ بھی لگایا جاسکتا ہے"؛ (c) ذیلی سیکشن (5) میں، " فوجداری ضابطہ، 1973" کے الفاظ کی جگہ "بھارتیہ ناگرک سرکشا سنہیتا، 2023" استعمال کیے جائیں گے۔ ❖ **نوٹ:** متولی پر ذمہ داریوں کا بوجھ بھی بڑھادیا گیا اور ذمہ داری ادا نہ کرپانے پر زیادہ سے زیادہ دس ہزار تک کے جرمانے کو بڑھاکر پچاس ہزار اور ایک لاکھ کردیا گیا تاکہ لوگ وقف متولی بننے میں دس بار سوچیں ❖ جب متولی نہ بننے کا رجحان عام ہوگا تو وقف کی جائیدادوں کا کوئی دیکھ ریکھ کرنے والا نہیں رہے گا اور اس پر قبضے میں مزید اضافہ ہوتا چلاجائے گا	
33. In section 64 of the principal Act,— (a) in sub-section (1),— (i) for clause (g), the following clause shall be substituted, namely:— "(g) has failed, without reasonable excuse, to maintain regular accounts for one year or has failed to submit, within one year, the yearly statement of accounts, as required by section 46; or"; (ii) after clause (k), the following clause shall be inserted, namely:— "(l) is a member of any association which has been declared unlawful under the Unlawful Activities (Prevention) Act, 1967."; (b) in sub-section (4), the words "and the decision of the Tribunal on such appeal shall be final" shall be omitted.	Amendment of section 64.

33۔ اصل ایکٹ کی دفعہ 64 میں، (a) ذیلی سیکشن (1) میں، (i) شق (g) کی جگہ مندرجہ ذیل شق استعمال کی جائے گی: "(g) " اگر کوئی شخص معقول وجہ کے بغیر ایک سال تک ریگولر اکاؤنٹ رکھنے میں ناکام رہا ہو، یا دفعہ 46 کے تحت مطلوب سالانہ اکاؤنٹ اسٹیٹمنٹ ایک سال کے اندر جمع نہ کرایا ہو؛ یا" (ii) شق (k) کے بعد مندرجہ ذیل شق شامل کی جائے گی: "(l) وہ کسی ایسی تنظیم کا رکن ہو جسے "غیر قانونی سرگرمیوں (کی روک تھام) ایکٹ، 1967" کے تحت غیر قانونی قرار دیا گیا ہو۔"؛ (b) ذیلی سیکشن (4) میں، "اور ٹریبونل کا اس اپیل پر فیصلہ حتمی ہوگا" کے الفاظ حذف کر دیے جائیں گے۔ **نوٹ**: متولی کو پہلے ہی شک کے دائرے میں ڈال دیا گیا کہ وہ کسی ممنوعہ تنظیم کا ممبر نہ ہو، کیا یہ زبان کسی اور مذہبی یا اقلیتی کمیونٹی کے وقف قوانین میں موجود ہے؟	دفعہ 64 میں ترمیم متولی کو ہٹانے کی دفعات: پہلے دو سال میں اکاؤنٹ اسٹیٹمنٹ جمع کرانا ہوتا تھا اب ایک ہی سال میں جمع کرانا ہوگا ورنہ متولی برخاست
34. In section 65 of the principal Act, in sub-section (3), for the words "As soon as possible", the words "Within six months" shall be substituted.	Amendment of section 65.
34۔ اصل ایکٹ کی دفعہ 65 میں، ذیلی دفعہ (3) میں، "جتنا جلدی ممکن ہو" کے الفاظ کی جگہ "چھ ماہ کے اندر" استعمال کیے جائیں گے۔	
35. In section 67 of the principal Act,— (a) for sub-section (4), the following sub-section shall be substituted, namely:— "(4) Any person aggrieved by the order made under sub-section (2) may, within ninety days from the date of the order, appeal to the Tribunal."; (b) in sub-section (6), in the second proviso, the words "and the order made by the Tribunal in such appeal shall be final" shall be omitted.	Amendment of section 67.

35۔ اصل ایکٹ کی دفعہ 67 میں، (a) ذیلی دفعہ (4) کی جگہ مندرجہ ذیل ذیلی دفعہ کا اضافہ ہوگا: "(4) کوئی بھی شخص جو ذیلی دفعہ (2) کے تحت کیے گئے حکم سے متاثر ہو، وہ حکم کی تاریخ سے نوے دن کے اندر ٹریبونل میں اپیل کر سکتا ہے۔"؛ (b) ذیلی سیکشن (6) میں، دوسری شق میں، "اور ٹریبونل کا اس اپیل پر فیصلہ حتمی ہوگا" کے الفاظ حذف کر دیے جائیں گے۔ **نوٹ**: بورڈ کے فیصلے سے متاثرین کو فیصلے کے دو مہینے کے اندر ٹریبونل میں عرضی دائر کرنے کا اختیار تھا اب اسے تین ماہ کر دیا گیا	دفعہ 76 میں ترمیم
36. In section 69 of the principal Act,— (a) in sub-section (3), the second proviso shall be omitted; (b) in sub-section (4), the following proviso shall be inserted, namely:— "Provided that no such order shall be made under this sub-section unless a written notice inviting objections from the person likely to be affected and general public, in such manner as may be prescribed by the State Government.".	Amendment of section 69.
36۔ اصل ایکٹ کی دفعہ 69 میں، (a) ذیلی دفعہ (3) میں، دوسری شرط (وضاحتی شق) کو حذف کر دیا جائے گا؛ (**نوٹ**: ذیلی دفعہ (3) کی محذوف دوسری شرط کے مطابق ٹریبونل کو اس دفعہ کے تحت دیئے گئے حکم پر عمل درآمد کو روکنے کا کوئی اختیار حاصل نہیں تھا) (b) ذیلی دفعہ (4) میں، مندرجہ ذیل شرط (وضاحتی شق) کو شامل کیا جائے گا: یہ شرط ہوگی کہ اس شق کے تحت کوئی بھی حکم اس وقت تک جاری نہیں کیا جائے گا جب تک کہ ممکنہ متاثرین اور عام لوگوں کو اعتراض داخل کرنے کا موقع دینے کے لئے ریاستی حکومت کے طے کردہ طریقے کے مطابق تحریری نوٹس جاری نہ کیا جائے۔ (**نوٹ**: وہ لوگ جو متاثر ہونے والے ہیں خواہ عوام ہوں خواص، کبھی نہیں چاہیں گے کہ بورڈ ان کی قبضہ کردہ زمینوں پر کوئی ترقیاتی کام کا فیصلہ کرے کیوں اس سے وہ زمین ان کے ہاتھ سے نکل جائے گی اس لئے وہ بورڈ کے ہر فیصلے کو ٹریبونل میں چیلنج کریں گے اور یوں کسی بھی وقف	دفعہ 69 میں ترمیم بورڈ، وقف کے انتظام کے لیے اسکیم منسوخ یا تبدیل کرنے کا آرڈر اسی وقت جاری کرسکے گا جب وہ تحریری طور پر نوٹس جاری کرے تاکہ

پر ترقیاتی کام کرنا تقریبا ناممکن ہوجائے گا۔)	متاثرین اپنا اعتراض درج کراسکیں
37. In section 72 of the principal Act,— (a) in sub-section (1), for the words "seven per cent.", the words "five per cent. subject to a maximum amount as may be prescribed by the Central Government" shall be substituted; (b) in sub-section (7), the words "and the decision of the Board thereon shall be final" shall be omitted.	Amendment of section 72.
37۔ اصل ایکٹ کی دفعہ 72 میں، (a) ذیلی دفعہ (1) میں، لفظ "سات فیصد" کے بجائے الفاظ "پانچ فیصد۔ بشرطیکہ زیادہ سے زیادہ رقم کی حد وہ ہو جو مرکزی حکومت مقرر کرے" شامل کیے جائیں گے۔ (b) ذیلی دفعہ (7) میں، "اور بورڈ کا اس پر فیصلہ حتمی ہوگا" کے الفاظ حذف کر دیے جائیں گے۔ **نوٹ:** وقف بورڈ کو ادا کی جانے والی سالانہ رقم پہلے زیادہ سے زیادہ سات فیصد ہی تھی اب پانچ فیصد کردی گئی؛ لیکن مرکزی سرکار کو یہ اختیار بھی دے دیا گیا کہ اگر وہ چاہے تو پانچ فیصد سے زیادہ کسی بھی رقم کا مطالبہ کرسکتی ہے یعنی سرکار اپنی مرضی سے جتنے فیصد پر قبضہ کرنا چاہے کرسکتی ہے	دفعہ 72 میں ترمیم سال میں زیادہ سے زیادہ سات فیصد ادا کی جانے والی رقم کو پانچ فیصد تو کیا گیا؛ لیکن اس سے زیادہ رقم بھی وصولنے کا اختیار مرکزی حکومت کے ہاتھ میں دے دیا گیا
38. In section 73 of the principal Act, in sub-section (3), the words "and the decision of the Tribunal on such appeal shall be final" shall be omitted.	Amendment of section 73.
38۔ اصل ایکٹ کی دفعہ 73 کی ذیلی دفعہ (3) میں، "اور ٹریبونل کا اس اپیل پر فیصلہ حتمی ہوگا" کے الفاظ حذف کر دیے جائیں گے۔	دفعہ 73 میں ترمیم
39. In section 83 of the principal Act,— (a) in sub-section (1), the following proviso shall be inserted, namely:— "Provided that any other Tribunal may, by notification, be	Amendment of section 83.

<table>
<tr><td>declared as the Tribunal for the purposes of this Act.";</td><td></td></tr>
<tr><td>39۔ اصل ایکٹ کی دفعہ 83 میں،
(a) ذیلی دفعہ (1) میں، مندرجہ ذیل شرط (وضاحتی شق) کو شامل کیا جائے گا:
"مزید یہ شرط کہ کسی دوسرے ٹریبونل کو بھی نوٹیفکیشن کے ذریعے اس ایکٹ سے متعلق فیصلوں کے لیے مقرر کیا جا سکتا ہے۔"؛
(نوٹ: وقف کے لئے بنائے گئے ٹریبونل میں ایک ماہر شریعت ہوتا تھا کیوں کہ ٹریبونل بنایا ہی اس لیے جاتا ہے کہ اس کے پاس اس موضوع کی مہارت حاصل ہو جائے اور فیصلے جلد ہو سکیں؛ لیکن اگر کسی دوسرے ٹریبونل میں بھیجا جائے گا جہاں امکان ہے کہ وقف کے قوانین اور اس سے متعلق شرعی معلومات رکھنے والا کوئی ہوگا ہی نہیں، جس ٹریبونل کا کوئی ممبر اسلامی قانون سے واقف نہیں وہاں وقف کے مسائل پر شنوائی کرنا کیسے صحیح ہوگا؟ اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ایک ٹریبونل الگ قسم کا فیصلہ سنائے گا اور دوسرا ٹریبونل الگ قسم کا نیز حکومتیں پھر وقف کے ٹریبونل بنانا بند کر دیں گی)</td><td>دفعہ 83 میں ترمیم

دیگر مقاصد کے لئے بنائے گئے ٹریبونل میں بھی اب وقف کا کیس لے جانے کی اجازت دے دی گئی</td></tr>
<tr><td>(b) [In section 83 of the principal Act] in sub-section (2), the following proviso shall be inserted,
namely:—
"Provided that if there is no Tribunal or the Tribunal is not functioning, any aggrieved person may appeal to the High Court Directly.";
(c) for sub-section (4), the following shall be substituted, namely:—
"(4) Every Tribunal shall consist of three members—
(a) one person, who is or has been a District Judge, who shall be the Chairman;
(b) one person, who is or has been an officer equivalent in the rank of Joint Secretary to the State Government—member;
(c) one person having knowledge of Muslim law and jurisprudence—member:
Provided that a Tribunal established under this Act, prior to the commencement of the Waqf (Amendment) Act, 2025, shall continue to function as such until the expiry of the term of office of the Chairman and the members thereof under this Act.";
(d) in sub-section (4A), the following proviso shall be inserted, namely:—
"Provided that tenure of the Chairman and the member shall</td><td></td></tr>
</table>

<table>
<tr><td>be five years from the date of appointment or until they attain the age of sixty-five years, whichever is earlier.”;
(e) in sub-section (7), the words “final and” shall be omitted;</td><td></td></tr>
<tr><td>(b) (اصل ایکٹ کی دفعہ 83 میں) ذیلی دفعہ (2) میں، مندرجہ ذیل شرط (وضاحتی شق) کو شامل کیا جائے گا:
"مزید یہ شرط کہ اگر کوئی ٹریبونل موجود نہیں ہے یا وہ فعال نہیں ہے، تو کوئی بھی متاثرہ شخص براہ راست ہائی کورٹ میں اپیل کر سکتا ہے۔"؛
(نوٹ: اب اس شق کے ذریعے حکومت یہ کہے گی کہ جب کورٹ سے فیصلہ ہو سکتا ہے تو ٹریبونل بنانے کی ضرورت کیا ہے تو اب وقف ٹریبونل بنانا ہی بند ہو جائیں گے)
(c) ذیلی دفعہ (4) کی جگہ مندرجہ ذیل نئی ذیلی دفعہ بڑھائی جائے گی :
"(4) ہر ٹریبونل میں تین ارکان شامل ہوں گے—
(a) ایک شخص جو ضلع موجودہ یا سابق جج ہو، وہ چیئرمین ہوگا؛
(b) ایک شخص جو ریاستی حکومت کا موجودہ یا سابق جوائنٹ سیکریٹری کے مساوی عہدے پر ہو، وہ رکن ہوگا؛
(c) ایک شخص جس کو اسلامی قانون اور فقہ کا علم ہو، وہ رکن ہوگا؛
مزید یہ شرط کہ وقف (ترمیمی) ایکٹ، 2025 کے نفاذ سے قبل قائم کیا گیا ٹریبونل اسی طرح کام کرتا رہے گا جب تک کہ چیئرمین اور ارکان کی اس ایکٹ کے تحت طے کردہ مدت ختم نہ ہوجائے۔"؛
(d) ذیلی سیکشن (4A) میں، مندرجہ ذیل دفعہ شامل کی جائے گی:
"نیز یہ شرط کہ چیئرمین اور رکن کی میعاد تقرری کی تاریخ سے پانچ سال ہوگی، یا جب تک وہ پینسٹھ سال کی عمر تک نہ پہنچ جائیں، ان میں سے جو بھی پہلے ختم ہو اس کا اعتبار ہوگا۔"؛
(e) ذیلی سیکشن (7) میں، "حتمی اور" کے الفاظ حذف کر دیے جائیں گے؛</td><td>ٹریبونل کو ختم کرنے کی راہ ہموار کردی گئی یہ شق بڑھاکر کہ جہاں ٹریبونل نہیں وہاں ہائی کورٹ میں ڈائرکٹ مقدمہ دائر کیا جاسکتا ہے</td></tr>
<tr><td>(f) [In section 83 of the principal Act] for sub-section (9), the following sub-section shall be substituted,
namely:—
“(9) Any person aggrieved by the order of the Tribunal, may appeal to the High Court within a period of ninety days from</td><td></td></tr>
</table>

the date of receipt of the order of the Tribunal.”.	
(f) (اصل ایکٹ کی دفعہ 83 کی) ذیلی دفعہ (9) کی جگہ مندرجہ ذیل نئی ذیلی دفعہ شامل کی جائے گی: "(9) کوئی بھی شخص جو ٹریبونل کے حکم سے متاثر ہو، وہ ٹریبونل کے حکم کی وصولی کے نوے دن کے اندر ہائی کورٹ میں اپیل کر سکتا ہے۔" (**نوٹ**: پہلے یہ شق تھی کہ ٹریبونل کے ذریعے دیئے گئے کسی بھی فیصلے یا حکم — خواہ عبوری ہو یا حتمی — کے خلاف، کوئی اپیل قابلِ سماعت نہیں ہوگی جس کو اس شق کے ذریعے بدل دیا گیا)	ٹریبونل کے فیصلے کو کمزور کرنے کے لئے ٹریبونل کے فیصلے کے خلاف تین مہینے کے اندر اپیل دائر کرنے کا اختیار دے دیا گیا
40. In section 91 of the principal Act,— (a) in sub-section (1), for the words and figures “the Land Acquisition Act, 1894”, the words and figures “the Right to Fair Compensation and Transparency in Land Acquisition, Rehabilitation and Resettlement Act, 2013” shall be substituted; (b) in sub-section (3), for the words and figures “under section 31 or section 32 of the Land Acquisition Act, 1894”, the words and figures “under section 77 or section 78 of the Right to Fair Compensation and Transparency in Land Acquisition, Rehabilitation and Resettlement Act, 2013” shall be substituted; (c) in sub-section (4),— (i) for the words and figures “under section 31 or section 32 of the Land Acquisition Act, 1894”, the words and figures “under section 77 or section 78 of the Right to Fair Compensation and Transparency in Land Acquisition, Rehabilitation and Resettlement Act, 2013” shall be substituted;	Amendment of section 91.
40۔ اصل ایکٹ کی دفعہ 91 میں، (a) ذیلی دفعہ (1) میں، "زمین کے حصول کے ایکٹ، 1894" کے الفاظ کی جگہ "مناسب معاوضہ اور زمین کے حصول میں شفافیت کے ایکٹ، 2013" استعمال کیے جائیں گے؛ (b) ذیلی دفعہ (3) میں، "زمین کے حصول کے ایکٹ، 1894 کی دفعہ 31 یا 32" کے الفاظ کی جگہ "مناسب معاوضے کے حق اور اراضی کے حصول، بحالی اور باز آبادکاری میں شفافیت کا قانون، 2013' کی دفعہ 77 یا 78" استعمال کیے جائیں گے؛ (c) ذیلی دفعہ (4) میں،	دفعہ 91 میں ترمیم

(i) "زمین کے حصول کے ایکٹ، 1894 کے سیکشن 31 یا 32" کے الفاظ کی جگہ "مناسب معاوضے کے حق اور اراضی کے حصول، بحالی اور باز آباد کاری میں شفافیت کا قانون، 2013' کے سیکشن 77 یا 78" استعمال کیے جائیں گے؛	
(ii) (In section 91 of the principal Act, in sub-section 4) for the words "shall be declared void if the Board", the words "shall be kept in abeyance relating to portion of the property claimed by the Board, if the Board" shall be substituted; (iii) the following proviso shall be inserted, namely:— "Provided that the Collector after hearing the parties concerned shall make the order within one month of the application of the Board.".	
(ii) (اصل ایکٹ کی دفعہ 91 کی ذیلی دفعہ چار میں) "کالعدم قرار دیا جائے گا اگر بورڈ نے" کے الفاظ کی جگہ "اگر بورڈ کسی جائیداد کے کسی حصے پر دعویٰ کرے، تو اس حصے سے متعلق معاملہ زیرِ التوا رکھا جائے گا، اگر بورڈ" استعمال کیا جائے گا؛ (**نوٹ**: کالعدم کے بجائے زیر التوا لفظ استعمال کرنے کا نتیجہ: فرض کریں حکومت نے وقف زمین ایکوائر (قبضہ) کر لی بغیر وقف بورڈ کو سنے۔ اگر بورڈ عدالت میں ایک مہینے کے اندر درخواست دیتا، تو پہلے ایکٹ کے مطابق وہ حکم کالعدم قرار دیا جاتا یعنی زمین سرکار کے قبضے سے نکل کر واپس وقف کے قبضے میں چلی جاتی اور وقف کی ملکیت محفوظ ہو جاتی لیکن اس ایکٹ کے مطابق زمین عارضی طور پر ہی سہی حکومت کے قبضے میں ہی رہے گی اور معاملہ لمبا چلے گا اور فیصلہ بعد میں ہوگا کہ وقف کا دعویٰ درست ہے یا نہیں اور اگر بعد میں فیصلہ حکومت کے حق میں آیا تو زمین واپس نہیں ملے گی) (iii) مندرجہ ذیل شرط (وضاحتی شق) شامل کی جائے گی: "مزید یہ شرط کہ کلکٹر فریقین کی سماعت کے بعد بورڈ کی درخواست دینے کے ایک ماہ کے اندر حکم جاری کرے گا۔"	پہلے کسی بھی ایسی زمین کے حصول سے متعلق کوئی بھی حکم اگر وقف بورڈ کو سنے بغیر جاری کیا جاتا، تو وہ کالعدم قرار دیا جاتا تھا لیکن اب صرف مؤخر کیا جائے گا
41. In section 100 of the principal Act, for the words "Survey Commissioner", the word "Collector" shall be substituted.	Amendment of section 100.
41۔ اصل ایکٹ کی دفعہ 100 میں، "سروے کمشنر" کے الفاظ کی جگہ لفظ "کلکٹر" استعمال کیا	دفعہ 100 میں

جائے گا۔	ترمیم
42. In section 101 of the principal Act,— (a) in the marginal heading and in sub-section (1), for the words "Survey Commissioner" occurring at both the places, the word "Collector" shall be substituted; (b) in sub-sections (1) and (2), for the words and figures "section 21 of the Indian Penal Code", at both the places where they occur, the words, brackets and figures "clause (28) of section 2 of the Bharatiya Nyaya Sanhita, 2023" shall be substituted.	Amendment of section 101.
42: اصل ایکٹ کی دفعہ 101 میں، (a) مارجنل عنوان (حاشیے میں موجود عنوان) اور ذیلی دفعہ (1) میں، "سروے کمشنر" کے الفاظ کی جگہ "کلکٹر" استعمال کیا جائے گا؛ (b) ذیلی دفعہ (1) اور (2) میں، جہاں بھی "انڈین پینل کوڈ کی دفعہ 21" کے الفاظ ہیں، ان کی جگہ "بھارتیہ نیائے سنہیتا، 2023 کی دفعہ 2 کی ذیلی دفعہ (28)" کے الفاظ استعمال کیے جائیں گے۔	دفعہ 101 میں ترمیم
43. Section 104 of the principal Act shall be omitted.	Omission of section 104.
43۔ اصل ایکٹ کی دفعہ 104 کو حذف کر دیا جائے گا۔ (**نوٹ:** یہ دفعہ وقف ایکٹ 1995 کی سب سے مضبوط دفعات میں سے تھی جس کے مطابق: **104:** غیر مسلم کی جانب سے مسجد، عیدگاہ، امام باڑہ، درگاہ، خانقاہ یا مقبرہ، چولٹری یا مسافر خانہ کے لیے دی گئی جائیداد وقف شمار ہوگی۔ (مسلمانوں اور وطنی بھائیوں کے درمیان کھائی پاٹنے کا ایک بہترین طریقہ بند کر دیا گیا حالاں کہ شریعت میں وقف کرنے کے لئے مسلم یا غیر مسلم کی کوئی قید نہیں، مخیریق نامی ایک یہودی نے وصیت کی کہ اگر میں مارا جاؤں تو میرے اموال محمدؐ کے لئے ہوں گے۔ وہ انہیں اللہ کی مرضی سے صرف کریں گے، چنانچہ غزوہ احد میں جب وہ مارا گیا اور وہ یہودیت پر ہی باقی تھا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : " مخیریق اچھا یہودی تھا۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ساتوں باغوں کو قبضہ میں لیا پھر انہیں صدقہ (یعنی وقف) کر دیا۔)	دفعہ 104 کا حذف 1۔ غیر مسلموں کے ذریعے دی گئی جائیداد وقف شمار ہوتی تھی 2۔ کسی کو بھی وقف جائیداد بیچنے یا ہبہ وغیرہ کرنے کی اجازت نہیں تھی اور اگر کردیا

104A: کسی بھی شخص کو وقف جائیداد کو بیچنے، تحفہ دینے، ہبہ کرنے، گروی رکھنے یا منتقل کرنے کی اجازت نہیں ہے اور اگر ایسا کیا گیا تو وہ شروع سے ہی باطل تصور کی جائے گی (اس شق کی وجہ سے کسی بھی قبضہ شدہ وقف کی جائیداد کو کبھی بھی خالی کرایا جا سکتا تھا)۔ **104B(ایک):** جو وقف جائیدادیں حکومتی اداروں کے قبضے میں ہیں وہ ٹربونل کے حکم کے چھ ماہ کے اندر وقف بورڈ کو واپس کی جائیں گی، اور اگر حکومت کو عوامی مفاد کی خاطر وہ جائیداد درکار ہو تو وہ مارکیٹ ویلیو کے مطابق کرایہ یا معاوضہ طے کرنے کے لیے ٹربونل میں درخواست دے سکتی ہے۔) **نوٹ:** وقف کی زمین پر حکومت جہاں بھی قابض تھی ٹربونل کے حکم پر اس کو خالی کرنا پڑتا تھا یا پھر مارکیٹ ویلیو کے مطابق کرایہ دینے کی درخواست دینا پڑتا یہ ساری مفید شقیں یکلخت ختم کردی گئیں	تو وہ شروع ہی سے باطل سمجھا جاتا تھا
44. For section 107 of the principal Act, the following section shall be substituted, namely:— "107. On and from the commencement of the Waqf (Amendment) Act, 2025, the Limitation Act, 1963 shall apply to any proceedings in relation to any claim or interest pertaining to immovable property comprised in a waqf.".	Substitution of new section for section 107. Application of Act 36 of 1963.
44۔ اصل ایکٹ کی دفعہ 107 کی جگہ مندرجہ ذیل دفعہ کو شامل کیا جائے گا: ".107 وقف (ترمیمی) ایکٹ 2025 کے نافذ ہونے کے بعد، وقف کی غیر منقولہ جائیداد سے متعلق کسی بھی دعوے یا مقدمے پر لمیٹیشن (محدودیت) ایکٹ 1963 لاگو ہوگا۔" (**نوٹ:** یعنی لمیٹیشن ایکٹ 1963 کے مطابق 12 سال تک اگر کوئی شخص کسی کی زمین پر قابض رہا تو وہ قانونی طور پر اس کی ملکیت کا دعوی کرسکتا ہے، لیکن اگر سرکار کی زمین یا کسی ٹرسٹ اور فلاحی و مذہبی جائیداد مثلا ٹیمپل بورڈ والی زمینوں پر کوئی 100 سال بھی قابض رہتا تو وہ اس کی ملکیت کا دعوی نہیں کرسکتا تھا، وقف بورڈ کی زمینیں بھی اسی زمرے میں آتی تھیں لیکن اس دفعہ کو حذف کردیا گیا جس سے قبضے کا خطرہ اور بڑھ جائے گا) **نوٹ:** وقف املاک پر لمیٹیشن ایکٹ لاگو کرکے وقف جائیدادوں پر ناجائز قبضے کو اور بڑھاوا دیا جارہا	دفعہ 107 کی جگہ نئی دفعہ کا اندراج - لمیٹیشن ایکٹ 1963 کا اطلاق

ہے تو یہ ایکٹ وقف کے تحفظ، تقویت، اور بہتری کے لئے کیسے ہوا؟ یہ تمام ناجائز قبضہ کرنے والوں کو زمین دار بنانے کی کوشش ہے	
45. Sections 108 and 108A of the principal Act shall be omitted.	Omission of sections 108 and 108A.
45۔ اصل ایکٹ کی دفعہ 108 اور 108A کو حذف کر دیا جائے گا۔ (**نوٹ**: دفعہ 108 کے تحت مہاجرین کی زمینیں یعنی ایواکوئی پراپرٹی - پاکستان ہجرت کرنے والوں کی ہندوستان میں موجود جائیداد جن کو سرکار نے ایکٹ بناکر اپنی تحویل میں لے لیا تھا- پانچ سال لگاتار کوششوں کے بعد سرکار یہ سمجھایا جاسکا کہ اس میں کچھ زمینیں وقف کی بھی ہیں اور ان پراپرٹی کے استثنا کے لئے اس دفعہ کا اضافہ کیا گیا تاکہ مہاجرین کی ملکیت یا متولیت میں جو بھی زمینیں وقف کی تھیں وہ سرکار کی تحویل و انتظام سے نکل کر وقف بورڈ کی تحویل و دائرہ کار میں آجائیں، اور ابھی اس پر عمل در آمد شروع ہی ہوا تھا اور چند ہی زمینیں سرکار کے قبضے سے نکالی جاسکی تھیں کہ اب اس نئے قانون میں اس شق کو ہی ختم کردیا گیا گویا اب مہاجرین کی ہندوستان میں موجود وقف زمینیں سرکار کے ہی قبضے میں رہیں گی) (**نوٹ**: 108 اے: اس شق کے مطابق اگر وقف ایکٹ اور دوسرے ایکٹ کی دفعات میں اگر تعارض اور تضاد پیدا ہوجائے تو ہمیشہ وقف ایکٹ کو ہی ترجیح دی جاتی اور دوسرا ایکٹ منسوخ قرار پاتا لیکن اس شق کو بھی ختم کردیا گیا کل ملاکر ﴿اصل وقف ایکٹ1995﴾ کو ناکارہ بنانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے) **نوٹ**: اس ایکٹ اور دوسرے ایکٹ میں تنازع و تضاد پر اس ایکٹ کو ترجیح حاصل ہوتی تھی وہ ترجیح ختم کردی گئی	دفعہ 108 اور 108A کا حذف مہاجریں کی ملکیت والی یا ان کی تحویل والی وقف کی زمینوں پر وقف بورڈ کا کنٹرول تھا اب وہ زمینیں سرکار کی ملکیت میں چلی جائیں گی
46. After section 108A as so omitted of the principal Act, the following section shall be inserted, namely:— "108B. (1) The Central Government may, by notification in the Official Gazette, make rules to carry out the provisions of this Act. (2) In particular, and without prejudice to the generality of the foregoing powers, the Central Government may make rules for all or any of the following matters, namely:— (a) the waqf asset management system for the registration, accounts,	Insertion of new section 108B. Power of Central Government to make rules.

audit and other details of waqf and Board under clause (ka), and the manner of payments for maintenance of widow, divorced woman and orphan under sub-clause (iv) of clause (r), of section 3; (b) any other particulars under clause (j) of sub-section (2) of section 3B; (c) the manner in which details of waqf to be uploaded under sub-section (2B) of section 5; (d) any other particulars under clause (f) of sub-section (3) of section 36; (e) the manner in which the Board shall maintain the register of auqaf under sub-section (1) of section 37; (f) such other particulars to be contained in the register of auqaf under clause (f) of sub-section (1) of section 37; (g) form and manner and particulars of the statement of accounts under sub-section (2) of section 46; (h) the manner for publishing audit report under sub-section (2A) of section 47; (i) the manner of publication of proceedings and orders of Board under sub-section (2A) of section 48; (j) any other matter which is required to be, or may be, prescribed. (3) Every rule made by the Central Government under this Act shall be laid, as soon as may be after it is made, before each House of Parliament, while it is in session, for a total period of thirty days which may be comprised in one session or in two or more successive sessions, and if, before the expiry of the session immediately following the session or the successive sessions aforesaid, both Houses agree in making any modification in the rule or both Houses agree that the rule should not be made, the rule shall thereafter have effect only in such modified form or be of no effect, as the case may be; so, however, that any such modification or annulment shall be without prejudice to the validity of anything previously done under that rule.".	
46۔ اصل ایکٹ کی دفعہ 108A کے حذف ہونے کے بعد، مندرجہ ذیل نئی دفعہ شامل کی جائے گی: "108B. (ایک): مرکزی حکومت اس ایکٹ کی دفعات کی تنفیذ کے لیے نوٹیفکیشن کے ذریعے سرکاری گزٹ میں قواعد و اصول بنا سکتی ہے۔ (2) اوپر بیان کردہ اختیارات کی عمومی نوعیت کو متاثر کیے بغیر، مرکزی حکومت خاص طور پر درج ذیل امور کے لیے اصول و قواعد بنا سکتی ہے، مثلاً: (a) شق (ka) کے تحت وقف املاک کے انتظام کا سسٹم بنانا جس میں وقف اور بورڈ کے رجسٹریشن، حسابات، آڈٹ اور دیگر تفصیلات شامل ہوں، نیز دفعہ 3 کی شق (j) کی ذیلی شق (iv) کے تحت بیوہ، طلاق یافتہ خواتین اور یتیموں کی دیکھ بھال کے لیے ادائیگی کے طریقہ کار کا فیصلہ	دفعہ 108B کا اضافہ - مرکزی حکومت کو قواعد بنانے کا اختیار صرف اس ایک شق کے ذریعے مرکزی حکومت کو پورے ایکٹ کی ہر شق میں مداخلت، تبدیلی

منسوخی اور اضافے کا اختیار دے دیا گیا ہے یعنی پورا ایکٹ مرکزی حکومت کے ہاتھوں کھلونا بن کر رہ جائے گا	کرنا؛ (b) دفعہ 3B کی ذیلی شق (2) کی شق (j) کے تحت دیگر تفصیلات کا تعین؛ (c) دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (2B) کے تحت وقف کی تفصیلات آن لائن اپلوڈ کرنے کے طریقے کا تعین؛ (d) دفعہ 36 کی ذیلی دفعہ (3) کی شق (f) کے تحت دی جانے والی دیگر تفصیلات کا تعین؛ (e) دفعہ 37 کے ذیلی دفعہ (1) کے تحت بورڈ کی جانب سے اوقاف کے رجسٹریشن کے طریقہ کار کا تعین؛ (f) دفعہ 37 کی ذیلی دفعہ (1) کی شق (f) کے تحت رجسٹر اوقاف میں شامل کی جانے والی دیگر تفصیلات کا تعین؛ (g) دفعہ 46 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت اکاؤنٹ کے اسٹیٹمنٹ کی شکل، طریقۂ کار اور تفصیلات کا تعین؛ (h) دفعہ 47 کی ذیلی دفعہ (2A) کے تحت آڈٹ رپورٹ کے شائع کرنے کے طریقہ کار کا تعین؛ (i) دفعہ 48 کی ذیلی دفعہ (2A) کے تحت بورڈ کے اقدامات اور احکامات کی اشاعت کے طریقہ کار کا تعین؛ (j) وہ دیگر معاملات جنہیں مقرر کرنا ضروری ہو یا جنہیں مقرر کیا جا سکتا ہو۔ (3) اس ایکٹ کے تحت مرکزی حکومت کی طرف سے بنائے گئے ہر اصول کو بنانے کے فورا بعد پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے سامنے جاری سیشن میں کل تیس دنوں کے لیے پیش کیا جائے گا،(وہ تیس دن خواہ ایک سیشن میں مکمل ہوجائیں یا دو یا زیادہ متواتر سیشنز لگیں)، اور اگر اس سیشن کے فوراً بعد یا متواتر سیشنز کے اختتام سے پہلے، دونوں ایوان اس قاعدے میں کوئی ترمیم کرنے پر اتفاق کرتے ہیں وہ قاعدہ بعد ازاں صرف ترمیم شدہ صورت میں نافذ ہوگا اور اگر دونوں ایوان اس بات پر اتفاق کرتے ہیں کہ قاعدہ نہیں بنایا جانا چاہیے، تو وہ نافذ نہیں ہوگا، تاہم، ایسی کسی ترمیم یا منسوخی سے اس ضابطے کی تنفیذ سے پہلے کی جانے والی کسی بھی کارروائی کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا(یعنی وہ کام درست اور جائز رہیں گے)۔"

47. In section 109 of the principal Act, in sub-section (2),— (a) clause (ia) shall be omitted; (b) clause (iv) shall be omitted; (c) in clauses (via) and (vib), for the word and figures "section 31" at both the places where they occur, the word and figures "section 29" shall be substituted; (d) after clause (xviii), the following clause shall be inserted, namely:— "(xviiia) the manner of giving notice inviting objections under proviso to sub-section (4) of section 69;".	amendment of section 109.
47 اصل ایکٹ کی دفعہ 109 میں، ذیلی دفعہ (2) میں، (a) شق (ia) کو حذف کر دیا جائے گا؛ (b) شق (iv) کو حذف کر دیا جائے گا؛ (c) شق (via) اور (vib) میں، "سیکشن 31" کے الفاظ کی جگہ "سیکشن 29" استعمال کیا جائے گا؛ (d) شق (xviii) کے بعد مندرجہ ذیل شق شامل کی جائے گی: "(xviiia) دفعہ 69 کی ذیلی دفعہ (4) میں موجود شق کے تحت اشتہار (نوٹس) کے طریقہ کار کا تعین جس میں عوام اور متاثرین کو اپنے اپنے اعتراضات پیش کرنے کی دعوت دی گئی ہو؛"	دفعہ 109 میں ترمیم ریاستی حکومت کو اصول وضع کرنے کا جو اختیار دیا گیا تھا اس میں سے چند اختیارات ختم کئے گئے ہیں
48. In section 110 of the principal Act, in sub-section (2), clauses (f) and (g) shall be omitted.	amendment of section 110.
48۔ سیکشن 110 میں، ذیلی سیکشن (2) میں، شق (f) اور (g) کو حذف کر دیا جائے گا۔	دفعہ 110 میں ترمیم

DR. RAJIV MANI,
Secretary to the Govt. of India.

UPLOADED BY THE MANAGER, GOVERNMENT OF INDIA PRESS, MINTO ROAD, NEW DELHI–110002 AND PUBLISHED BY THE CONTROLLER OF PUBLICATIONS, DELHI–110054.